فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

مرجع غیب

مؤلفہ

مولوی سید غوث الدین صاحب سنی حنفی قادری

مدرس مدرسہ نظامیہ

در عثمان پریس چارمینار حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد سید المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ الطیبین الطاہرین اجمعین ○ امابعد احقر العباد سید غوث الدین سنی حنفی قادری مدرس مدرسۂ نظامیہ بخدمت اہل سنت و جماعت مدعا نگار ہے کہ مولوی محمد یٰسین صاحب نے ایک رسالہ (القول المقبول فی اثبات علم غیب الرسول) تالیف کرکے طبع کرایا۔ اُن کا قصد تھا کہ سہو کاتب سے جو غلطیاں ہو گئی ہیں درست کرکے وہ رسالہ مشتہر کریں۔ مگر اُس کے پیشتر ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب معتقد مولوی عبدالحی حیدرآبادی شاگرد مولوی نذیر حسین غیر مقلد دہلوی نے اُس کا رد رسالۂ علم غیب تالیف کرکے چھپوا کر مشتہر کر دیا۔ کیا انصاف کے یہی معنی ہیں کہ ابھی تک وہ رسالہ مشتہر نہ ہوا اس کے پہلے ہی تردید طبع کرکے شایع کیجائے۔ سبحان اللہ کوئی ذی عقل اس کو پسند کرے گا ہرگز نہیں۔ لطف خاص یہ ہے کہ باوجود عدم لیاقت علمی و عدم اطلاع علی مذہب اہل سنت جماعت رسالہ علم غیب میں اہل سنت جماعت پر حملہ کیا گیا فرضی طور سے سنی بنکر سنیونکی تکفیر لکھی گئی ماشاء اللہ تقیہ ہو تو

ایسا ہو ع این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند ۔ بوجہ بغض و عناد تنقیص شان نبوی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ محمد رفیع الدین کا نام برائے نام ہے درپردہ اور ہی صاحب ہیں مجھ کو اس امر سے کچھ بحث نہیں کہ دراصل مؤلف کون صاحب ہیں چونکہ اہل سنت وجماعت پر بیجا حملہ کیا گیا۔ لہذا اُس کی تردید ضروریات دین سے سمجھکر یہ چند اوراق ہدیۂ ناظرین کئے جاتے ہیں۔ لفظ مؤلف سے مؤلف رسالہ علم غیب تصور کریں۔ مؤلف نے سب سے پہلے اس رباعی کو نقل کیا ہے رباعی

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار مصطفٰے ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل	گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

اقول اس رباعی میں حصر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل آپ کو خبر نہ دیتے۔ حالانکہ یہ غلط ہے بچند وجوہ اولاً یہ کہ احادیث قدسیہ صحاح ستہ و دیگر کتب احادیث میں بکثرت موجود ہیں اُن میں الفاظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہیں اور مضمون اللہ تعالےٰ کا ہوتا ہے۔ خود حق تعالیٰ القا فرماتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ نہیں ہوتا۔ اس امر کو ادنیٰ درجہ کا طالب العلم حدیث پڑھنے والا بھی جانتا ہے پس اگر حصر مذکور درست رکھا جائے تو تمام احادیث قدسیہ کا ابطال لازم آتا ہے یعنے اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہ فرماتے جب تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کو خبر نہ دیتے تو لازم آتا ہے کہ احادیث قدسیہ جن میں واسطہ حضرت جبرئیل کا نہ ہوتا بیکار اور غلط ہو جائیں

اور لازم بالبداہتہ باطل ہے۔ پس ملزوم یعنے حصر مذکور باطل ہو گیا۔ و ھو المطلوب۔ ثانیاً خواب میں بکثرت اُمور غائبہ پر حق تعالیٰ نے بلا توسط جبرئیل علیہ السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں ہے قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب وبینا انا نائم رأیتنی اتیت بمفاتیح خزائن الارض۔ آپ فرماتے ہیں کہ خواب میں مجھکو یہ معلوم ہوا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں مجھکو دیدی گئیں۔ ترمذی شریف وغیرہ میں بہت حدیثیں موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمور غائبہ پر حالت خواب میں اطلاع دی۔ سب کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے۔ ثالثاً جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ تک رہ گئے اور آپ بنفس نفیس بالاسی بالا تشریف لیگئے اور ایسے مقام پر پہنچے کہ ملائکہ مقربین اور انبیاء عظام کو اُس مقام میں رسائی کی گنجائش نہیں چنانچہ مولانا مرحوم ایک حدیث کا خلاصہ مضمون تحریر فرماتے ہیں ؎

لی مع اللہ وقت بود آں دم مرا — لا یسع فیہا نبی مجتبیٰ

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اس پر شاہد ہے وہاں خود حق رب العزۃ نے سرکار دو عالم کو ہزارہا اُمور کی اطلاع دی۔ چنانچہ مدارج النبوۃ جلد اول صفحہ ۴۲۱ میں ہے۔ پس داد مرا علم اولین وآخرین وتعلیم کرد انواع علم را علمی بود کہ عہد گرفت ازیں کتمان آں را کہ با ہیچکس نہ گویم وہیچکس طاقت برداشتن آں ندارد جز من وعلمی دیگر بود

مخیر گردانید در اظہار و کتمان آں وعلمی بود کہ امر کرد مرا بہ تبلیغ آں بخاص و عام اُمت من۔ معراج میں تین قسم کے علم آپ کو مرحمت ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک وہ علم مجھکو عنایت ہوا جس کے پوشیدہ رکھنے کا مجھ سے عہد کیا گیا کہ کسی سے نہ کہنا اُس کی برداشت کی طاقت سوائے میرے اور کو نہیں۔ دوسرا وہ علم جس کے پوشیدہ رکھنے اور ظاہر کرنے کا اختیار مجھکو دیا گیا۔ تیسرا وہ علم کہ خاص وعام اُمت کو اُس کے پہنچانے کا حکم ملا شب معراج میں اس قدر علوم آپ کو مرحمت ہوئے بھلا یہاں واسطۂ جبرئیل علیہ السلام کا کہاں تھا پس یہ حصر کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہی سے خبر پاکر آپ فرمایا کرتے تھے اور بغیر اس کے ہرگز نہ فرماتے تھے محض بیکار اور غلط ثابت ہوا اور صاف ظاہر ہوگیا کہ مؤلف صاحب لیاقت نہیں ہیں اور اُن کو علم حدیث سے کچھ تعلق نہیں ہے ترمذی شریف میں معاذ بن جبل سے روایت ہے فرایتہٗ عزوجل وضع کفہٗ بین کتفی فوجدت بردانا ملہٖ بین ثدیی فتجلی لی کل شیئٍ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پروردگار کو دیکھا اُس نے دست قدرت میری پشت پر رکھا میرے سینہ میں اُس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی پس مجھ پر روشن ہوگئی کل شئی اور تمام چیزیں مجھ پر ظاہر ہوگئیں ملاحظہ ہو کہ یہاں توسط کسی فرشتہ کا نہیں ہے بایں ہمہ کس قدر اُمور پر حق تعالیٰ نے اطلاع دی مؤلف نے دیدہ و دانستہ عوام فریبی کی غرض سے رباعی مذکور کو تحریر کیا یا اُس بیچارہ کو اُن احادیث صحیحہ کی اطلاع نہ تھی

پس حصر مذکور باطل ہو کر مولف کی عدم لیاقت واضح ہوگئی اگر کوئی صاحب
اعتراض کریں کہ آپ کی تقریر سے تو مولف محض جاہل ثابت ہوتے ہیں
حالانکہ سنا گیا ہے کہ وہ دہلی پڑھنے گئے تھے۔ معترض صاحب آپ تعجب نکریں
یہ وہی مثل ہے کہ ایک صاحب دہلی گئے وہاں چند روز رہ کر آئے کسی نے
اُن سے دریافت کیا کہاں گئے تھے جواب ملا دہلی پوچھا گیا وہاں اتنی مدت
کیا کرتے رہے (یعنے لیاقت علمی اور کسی نوع کا سلیقہ آپ کو نہیں آیا)
جواب ملا دہلی میں بھاڑ جھونکتے رہے۔ کانپور میں دو چار طلباء ایسے بھی تھے
کہ بغیر سمجھے بوجھے پڑھے جاتے تھے کسی نے کہا اس پڑھنے سے بجز تضییع اوقات
اور کیا فائدہ ہی کیا ہے جواب ملا چند سال میں سند ملجائے گی وطن جائیں گے تو لوگوں
میں مشہور تو ہو جائیں گے کہ ہندوستان میں سے جناب مولانا احمد حسن صاحب
کانپوری جو فاضل اجل ہیں اُن سے پڑھکر سند لیکر آئے ہیں۔ اگرچہ لیاقت علمی
نہیں ہے مگر اردو فارسی کی کتابیں مطالعہ کرکے وعظ گوئی کو ذریعہ شکم پروری کرلیں گے
اور کہیں نہ کہیں جہال میں اڈہ جمالیں گے۔ اُن سے کہا گیا کہ نیم حکیم خطرہ جان
و نیم ملا خطرہ ایمان مشہور ہے درصورت عدم لیاقت یہ وعظ موجب ہلاکت دین
و ایمان ہے۔ بعوض ہدایت اس میں ضلالت متصور ہے۔ جواب ملا ایمان
جائے بلا سے یاروں کے حلوے مانڈے تو ہاتھ سے نہ جائیں گے
لوگ گمراہ ہوں مضایقہ نہیں مگر دو وقتہ گوشت روٹی تو ملجائے گی یہ تمام
حالات نتائج جہالت ہیں فقد بر رباعی مذکور کے بعد یہ عبارت ہے (رسالہ
علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب قد طبع فی المطابع فخر نظامی

خدا کی شان ایسی عبارت دیکھنے میں آئی کہ ہر فارسی دان و عربی دان اسکو دیکھ کر پھڑک اُٹھے گا۔ اللہ اللہ کیا بندش ہے اگر اس کو عربی عبارت فرض کریں تو ترکیب ہوئی رسالہ علم غیب مبتدا، اور قد طبع الخ اُس کی خبر۔ پھر درمیانی ٹکڑا حسب فرمایش مولوی رفیع الدین صاحب نہایت لطف دکھا رہا ہے دراصل رفعت مآب کو تحت المیزاب لاکر مدار جہالت کا جلوہ دکھا رہا ہے ماشاء اللہ چشم بد دور کیا کہنا ہے۔ اور اگر فارسی عبارت تسلیم کیجائے تو رسالۂ علم غیب حسب فرمایش مولوی رفیع الدین تک تو ٹھیک ہے مگر اُس کی خبر یہ عربی فقرہ قد طبع الخ صاحب رفعت کو خیر الخطاط میں کر کے نیچا دکھا رہا ہے کیوں جناب اسی لیاقت پر تجربہ کتاب کا دعویٰ یہ منہ اور یہ گرم مصالحہ مولوی یٰسین صاحب کو اپنی غلطیاں درست کر کے رسالہ شائع نہ کرنے دیا اور لکھوائے قبل از مرگ واویلا بڑی گرما گرمی سے فوراً یہ رسالۂ علم غیب شایع کر دیا۔ کیوں سچ کہئے منہ کے بل گرے یا نہیں۔ اگر زیادہ شوق چرایا ہے تو پھر دوبارہ لکھئے دیکھئے اب کے کیسی تردید ہوتی ہے **قولہ** سوائے اللہ رب العزۃ اور کسی شخص کی غیب دانی ثابت ہے یا نہیں اہل سنت کا کیا اعتقاد ہے **جواب** سوائے اللہ رب العزۃ کے اور کوئی شخص غیب دان نہیں اور جو کوئی شخص غیب دان سوائے اللہ رب العزۃ کے کسی کو کہے کفر ہے بحر الرائق میں ہے لو تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح و یکفر لاعتقادہ ان النبی صلعم یعلم الغیب اور آگے چلکر مختار الفتاوی وغیرہ کی عبارت پیش کیگئی ہے **اقول** بحول اللہ تعالی در مختار میں یہ مسئلہ اس طرح ہے

تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لم یجز بل قیل یکفر اور اُس کے حاشیہ شامی
رد المختار میں ہے یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عالم الغیب قال فی التاتارخانیہ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لایکفر لان
الاشیاء تعرض علے روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون
بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا
من ارتضی من رسول انتہی درمختار میں لفظ قیل قول بعض وضعف پر دلالت
کرتا ہے اور شامی نے صاف رد کر دیا اور لکھدیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ
اشیاء رسول اللہ صلعم پر پیش کئے جاتے ہیں انبیائے عظام بعض غیب کو پہچانتے
ہیں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نہیں ظاہر کرتا ہے وہ اپنے غیب پر کسی کو مگر
جس سے راضی ہو گیا رسول سے اور بعض فقہاء نے مسئلہ مذکور کو بلفظ قالوا
بیان کیا اور قالوا غیر مستحسن وغیر مروی عن الائمہ پر دلالت کرتا ہے جیسا کہ
غنیتہ المستملی شرح منیۃ المصلی میں صاف مذکور ہے کہ جو مسئلہ لفظ قالوا سے بیان کیا
جائے وہ مستحسن نہیں اور ائمہ سے مروی نہیں پس مرجوع ہونا اور ضعیف
ہونا ثابت ہوا۔ اور طحطاوی حاشیہ درمختار میں ہے قولہ یکفر لعل وجہہ
انہ احل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا بشہود
من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذالک فقد خالف وفی شرح الملتقی
لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب اھ و
قال شیخ زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی
روح النبی صلعم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالی فلا یظہر

علی غیبہ احدا الا من ارتضے من رسول یعنے کفر کی وجہ شاید یہ ہے کہ
اُس شخص نے حلال و جائز سمجھ لیا اُس چیز کو جسے اللہ تعالی نے حرام
کیا تھا کیونکہ اللہ تعالی نے نہیں حلال کیا نکاح مگر ہمجنس گواہوں سے
پس جب اعتقاد کر لیا بغیر اس کے پس تحقیق خلاف کیا اور شرح ملتقی میں ہے
کہ اُس نے غیب دانی رسول کا اعتقاد کر لیا۔ اور شیخی زادہ نے تاتارخانیہ
سے نقل کر کے کہا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ رسول اللہ صلعم پر اشیاء
پیش کیجاتی ہیں پس بعض غیب کو آپ پہچانتے ہیں خداوند تعالی فرماتا ہے
کہ اپنے غیب پر کسی کو ظاہر نہیں کرتا مگر جس سے کہ راضی ہو گیا رسول سے
طحطاوی نے کفر کی یہ وجہ قایم کی کہ انسان کے لئے انسان گواہ چاہیے
یہی حکم خدا ہے کہ گواہ ہمجنس ضروری ہے اب جو اُس نے غیر ہمجنس کو گواہ
بنایا تو خلاف حکم خدا کیا اور اخیر میں طحطاوی نے صاف بیان کر دیا کہ شیخی
زادہ تاتارخانیہ سے نقل کر کے کہتا ہے کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ روح مبارک
پر اشیاء پیش کی جاتی ہیں اور آنحضرت صلعم غیب کو جانتے ہیں اور آیۂ کریمہ
غیب دانی کی دلیل ہے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ جہاں مخالفت
میں صرف احتمال قایم ہو جاوے تو استدلال باطل ہوتا ہے اذا جاء
الاحتمال بطل الاستدلال اس پر شاہد حال ہے اور فیما نحن فیہ میں
طحطاوی نے ایک گواہ ہمجنس کا احتمال قایم کر دیا جو استدلال کفر کو باطل
کرتا ہے اور پھر اخیر میں جا کر صاف لکھ دیا کہ کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء
کو غیب پر اطلاع ہوتی ہے اور اسکو آیت سے مدلل کر دیا۔ پس باوجود

ان باتوں کے شخص مذکور پر کیا کفر کا اطلاق آسکتا ہے ہرگز نہیں۔ شرح فقہ اکبر میں مذکور ہے کہ جب تک دلایل قطعیہ سے ثبوت نہ ہولے کافر نہیں کہہ سکتے

اور ملاحظہ کیجئے معدن الحقایق شرح کنز الدقائق میں ہے والصحیح انہ

لا یکفر لان الانبیاء علیہم السلام یعلمون الغیب و یعرض علیہم الاشیاء ترجمہ صحیح یہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام جانتے ہیں غیب کو اور اُن پر اشیاء پیش ہوتے ہیں۔

خزانۃ الروایات میں ہے وفی المضمرات والصحیح انہ لا یکفر لان

الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیہم الاشیاء فلا یکون کفرا ترجمہ اور صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہیں ہوتا کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام غیب جانتے ہیں اور اُن پر اشیاء پیش کئے جاتے ہیں پس نہیں ہوگا کفر۔ اور مجموعۂ خانی جلد ثانی میں ہے۔ در فتاوای حجۃ میگوید صحیح آنست کہ ایں مرد کافر نہ شود زیرا کہ اعمال بندگاں بر پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض میکنند۔ یعنے فتاوی حجۃ میں ہے کہ صحیح یہ ہے کہ وہ شخص کافر نہ ہوگا کیونکہ بندوں کے اعمال آنحضرت صلعم پر پیش کرتے ہیں۔ ان تمام کتابوں سے یہی معلوم ہوا صحیح یہ بات ہے کہ کافر نہیں ہوتا۔ کیونکہ انبیاء غیب جانتے ہیں اور اعمال امت اُن پر پیش کئے جاتے ہیں اور لفظ صحیح بمقابل فاسد مستعمل ہوتا ہے چنانچہ عیون البصائر شرح اشباہ والنظائر میں مرقوم ہے پس صحیح کے مقابل قول کفر فاسد ہو کر مردود ہوگیا۔ خلاصہ یہ کہ ہماری تقریر سے قول کفر یا تو مرجوع یا غلط ہوگیا

اور صحیح قول پر فتوی دینا چاہئے غیر صحیح پر ہرگز فتوی نہیں دیسکتے جیسا کہ شامی

میں مذکور ہے واذا ذیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ یفتے

او علیہ الفتوی لم یفت بمخالفتہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ غیر صحیح

پر فتوی نہیں دیسکتے عینی شرح بخاری جلد تاسع صفحہ (۳۴۹) میں ہے

اخرج ابن المبارك فی الزہد من طریق سعید ابن المسیب لیس من

یوم الا یعرض علی النبی صلعم امۃ غداۃ وعشیۃ فیعرف بسیماہم

واعمالہم فلذالك یشہد علیہم یعنے نہیں ہوتا ہے کوئی دن مگر پیش

کیجاتی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت آپ کی صبح وشام پس پہچان

لیتے ہیں آپ اُن کو ساتھ اُن کی علامتوں اور اعمال کے پس اسیواسطے

اُن کے گواہ ہوں گے روایت مذکورہ سے اُمت کا پیش کیا جانا صبح و

شام اور حضرت کا اُن کو پہچاننا اور گواہی دینا ثابت ہے پس باوجود

عبارات فقہا اور روایت مسطورہ کیا کفر کا اطلاق کوئی کرسکتا ہے؟

کفر کا اطلاق آسان نہیں دلیل قطعی اُس کیلئے ضروری ہے۔ پہلا قول

مرجوح یا خلاف صحیح کوئی ذی عقل بھی دلیل قطعی کہتا ہے اب منصفین

انصاف کریں کہ مؤلف صاحب بلا دلیل قطعی کافر کہتے ہیں اب یہ کفر

کس پر پلٹا اور کون کافر بنا ہمارے تحریر کرنے کی ضرورت نہیں ہمیں

عبارات فقہاء سے اس قدر تو نفع ہوگیا کہ غیب دانی انبیاء علیہم السلام

کی ثابت ہوگئی اور مؤلف کی تردید تو بداہتہً واضح ہوگئی کما لا

یخفی علی اہل العلم قول صحیح چھوڑ کر غیر صحیح فاسد قول نقل کرنا یہ عوام

کو دھوکا دینا نہیں تو اور کیا اور اگر مؤلف صاحب فرمائیں کہ مجھے ان روایتوں کی خبر نہ تھی تو جناب والا مہربانی فرما کر مدرسہ نظامیہ میں ابھی چند روز تحصیل علم کیجئے اس وعظ گوئی کو چھوڑ کر ذری محنت کر کے لیاقت پیدا کیجئے اُس وقت حقانیت آپ کو خود ہی معلوم ہوجاے گی اور اُس رد وقدح کی ضرورت نہ پڑے گی **قولہ** ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمھم اللہ تعالی احیانا ہ وذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لمعارضۃ قولہ تعالے قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ **اقول** یہ تو بہت درست اور بجا ہے ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ انبیا علیہم الصلوۃ بالذات اور بالاستقلال غیب نہیں جانتے ہاں جو اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا جانتے ہیں بالذات غیب دانی غیر خدا میں اگر تسلیم کیجاے تو مخالف آیۃ مذکورہ قل لا یعلم الخ کے ہوتا ہے اور حنفیہ نے جو تصریح کفر کی کردی ہے صحیح ہے بلکہ جمیع اہل سنت وجماعت کے نزدیک مسلم الثبوت ہے اسی طرح وہ آیت ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر یہاں بھی نفی علم غیب بالذات کی ہے یعنے فی حد ذاتہ اور بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور علم غیب بہ اعلام الٰہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت ہے آیۃ شریفہ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اس پر دال ہے خلاصہ یہ کہ جو نفی علم غیب پر دلالت کرتی ہے اُس

سے مراد نفی علم غیب بالذات ہے اور جس آیت سے علم غیب ثابت
ہوتا ہے اُس سے مراد علم غیب بہ تعلیم الٰہی و بالواسطہ ہے پس دونوں
آیتوں میں وجہ مطابقت واضح ہوگی۔ اگر کوئی شخص دریافت کرے
کہ یہ بالذات و بالواسطہ کا فرق اور اس پر وجہ مطابقت بین الآیتین
کہاں سے نکالتے ہو تو میں کہتا ہوں کہ یہ کتب مرقومۃ الذیل سے ثابت
ہے جامع الصغیر میں امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اما قولہ
لا یعلم فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ہو یعنے یہ جو ہے
کہ سوائے اللہ کے کوئی علم غیب نہیں جانتا پس اسکی تفسیر اس طرح ہے
کہ بالذات و بالاستقلال سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا امام نووی کتاب
المنثورات وعیون مسایل المہمات میں فرماتے ہیں ما معنی قول اللہ تعالیٰ
قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ہذا من القرآن
والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلعم
وکرامات الاولیاء الجواب لا یعلم ذالک استقلالا وعلم احاطۃ
بکل المعلومات الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام
اللہ تعالیٰ للانبیاء والاولیاء ولا استقلال لھم کیا معنی ہیں قول اللہ تعالیٰ
کے کہ کہدے اے رسول کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کوئی غیب جانتا
نہیں اور قول نبی کریم ہے کہ سوائے خدائے تعالیٰ کے کل کی بات
کوئی جانتا نہیں حالانکہ معجزات نبی و کرامات اولیاء میں وقوع علم

ما فی الغد ہوا ہے یعنے کل کی باتیں انبیا و اولیا نے بتلائی ہیں پس
بظاہر خلاف معلوم ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ اولیا و انبیاء سے بالذات
و بالاستقلال علم غیب کی نفی ہے اور جملہ معلومات آلہیہ کا اُن کو علم نہیں ہے
ہاں بالواسطہ علم غیب جو بہ تعلیم آلہی ہوتا ہے وہ اُن کیلئے ثابت ہے
اور شرح شفا خفاجی میں ہے ھذا لا ینافی الایات الدالۃ علی انہ لا یعلم
الغیب الا اللہ فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما اطلاعہ علیہ باعلام
اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من
رسول اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو آیتیں اس بات پر دلالت کرتی
ہیں کہ سوائے خدائے تعالی کے کوئی غیب نہیں جانتا تو اس میں بالذات
و بالاستقلال و بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے لیکن اطلاع پانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیب پر بہ تعلیم آلہی پس امر ثابت کیا گیا ساتھ قول
اللہ تعالی فلا یظھر علی غیبہ احدًا الخ کے اور تفسیر نیشا پوری میں ہے
لا اعلم الغیب فیکون فیہ دلالۃ علی ان الغیب بالاستقلال لا یعلم
الا اللہ اس سے ظاہر ہے کہ نفی علم غیب بالذات و بالاستقلال کی آیۃ
میں مراد ہے امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی کی جلد (۷) صفحہ ۲۰۸ میں
فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معانیھا علی اطلاعہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی الغیب کما قال عیاض ولا ینافی الایات الدالۃ
علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت
من الخیر لان المنفی علمہ من غیر واسطۃ کما افادہ المتن واما

اطلاع عہ علیہ السلام باعلام اللہ تعالی فمتحقق بقولہ الامن ارتضی من رسول کے ترجمہ لفظی ضرور نہیں خلاصہ یہ کہ احادیث بحسب المعنی درجۂ تواتر کو پہنچ گئیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع علم غیب پر ہوئی اور وہ آیتیں ہرگز منافی نہیں ہیں جن میں یہ ہے کہ سوائے خداوند تعالی کے کوئی علم غیب جانتا نہیں کیونکہ اُن میں نفی علم غیب بلاواسطہ کی ہے اور لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب پر مطلع ہونا بہ تعلیم الٰہی متحقق ہے ساتھ قول اللہ تعالی الامن ارتضی من رسول کے اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں ابن خازن تفسیر لباب التاویل میں اور دیگر محققین نے بھی فرمایا ہے کہ نفی علم غیب بالذات وبلاواسطہ آیت میں مراد ہے اور بالواسطہ علم غیب دوسری آیت سے ثابت ہے پس منافاۃ مرتفع ہوگئی اسی بنا پر ملا علی قاری نے بھی الاما علمہم اللہ تعالی کہکر ثابت کردیا کہ جو علم خداوند تعالی نے مرحمت فرما دیا اور جن اشیاء پر اطلاع خود حق تعالی نے انبیاء علیہم السلام کو دی وہ مستثنی ہے پس ثبوت علم غیب بالواسطہ ہوگیا ہاں بالذات علم غیب البتہ منتفی ہے اسیطرح وہ جو مؤلف نے صفحہ (۱۲) و (۱۳) میں تحریر کیا ہے بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے من زعم انہ یخبر الناس مایکون فی غد فقد اعظم علی اللہ الفریۃ واللہ تعالی یقول لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ یہی مراد ہے کہ حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ جو شخص گمان کرے کہ آنحضرت

مایکون فی غد کی خبر دیتے ہیں پس اس نے افترا جاری کی اللہ پر کیونکہ اللہ تعالی تو فرماتا ہے کہ غیب کی بات سوائے رب العزۃ کے کوئی جانتا ہی نہیں۔ غرض یہ ہے کہ مایکون فی غد کا علم آپ کو بالذات اور بالاستقلال نہیں۔ ہاں بہ تعلیم الٰہی آپ کو علم غیب ہے۔ عینی شرح بخاری جلد (۱۱) صفحہ ۵۲۰ میں حضرتہ عائشہ رض کے اس قول (من حدثک انہ یعلم الغیب فقد کذب) کے تحت میں فما احد یدعی الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یعلم منہ الا ما علم یعنے کوئی دعوی نہیں کرتا کہ بلا تعلیم الٰہی آنحضرت صلعم غیب جانتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قول کے تحت میں علامہ عینی نے فقرۂ مذکورہ تحریر کر کے ثابت کر دیا کہ حضرت عائشہ رض کی یہی غرض ہے کہ بلا واسطہ علم غیب کی نفی ہے اور بہ اعلام الٰہی علم غیب کی نفی مقصود نہیں اور رہا یہ امر کہ علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسقدر مرحمت ہوا تھا یہی شارح فقہ اکبر ملا علی قاری کے قول سے اور دیگر دلایل تو یہ سے آئندہ تحریر کریں گے اور یہ بھی کہ علماے فرقہ وہابیہ دربارۂ علم غیب کیا کہتے ہیں صفحہ (۴) میں مؤلف نے صدر الدین اصفہانی کی عبارت نقل کی ہے وہ بھی ہمارے ہرگز مخالف نہیں بلکہ مفید مدعا ہے کیونکہ اونھوں نے پہلے علم غیب کی نفی کی ہے اور اخیر میں صاف کہدیا ہے وطریق ھذا التعلیم اما بالوحی او الالھام عند من جعلہ طریقا الی علم الغیب تو اب ہر ذی علم کہدیگا کہ جب علم غیب

بذریعہ وحی والہام تسلیم کیا گیا تو نفی علم غیب سے مُراد نفی علم غیب بالذات وبالاستقلال ہے یعنے بذاتہ علم غیب ثابت ہے اور یہی ہمارا مدعا ہے اسیطرح وہ واقعہ جو چند عورتیں گا رہی تھیں اُن میں سے ایک عورت نے جب یہ مصرع کہا (فیمانبي یعلم مافی غدٍ) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعی ھذا وقولی غیر ذالک آپ نے منع فرمایا کہ اسے چھوڑ دے اور سوائے اس کے کہہ۔ کیونکہ اس میں اسناد علم غیب مطلقا کی میرے جانب ہوتی ہے اور مطلق علم غیب تو اللہ ہی کو سزاوار ہے چنانچہ لمعات میں مسطور ہے انما منعھن کراھیۃ ان یسند علم الغیب مطلقا الی صلی اللہ علیہ وسلم و لا یعلم الغیب الا اللہ یعنے آپ نے منع کر دیا اون کو کیونکہ مکروہ سمجھا اسناد (بحسب الاطلاق) علم غیب مطلقا کی اپنی طرف حالانکہ یہ بحسب الاطلاق علم غیب اللہ ہی جانتا ہے اور ملا علی قاری مرقاۃ جلد ثالث صفحہ (۲۱۰) میں فرماتے ہیں او الکراھیۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف او اثناء مرثیۃ القتلیٰ لعلو منصبہ عن ذالک یعنے آنحضرت نے جو اس کو منع فرمایا اُس کی وجہ یہ ہے چونکہ دف بجا کر وہ کہتی تھی اسلئے آنحضرت صلعم نے اثناء ضرب دف میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا کیونکہ آپ کی شان عظیم ہے یا اسلئے کہ مرثیۂ مقتولین میں اپنے ذکر کو مکروہ تصور کیا بسبب اپنے علو شان کے۔ ان توجیہوں سے معلوم ہوا کہ فی نفسہ علم غیب کی نفی مقصود

نہیں کہ میں کل کی بات نہیں جانتا بلکہ مرثیہ مقتولین میں یا اثنائے ضرب دف میں میرا ذکر مجھ کو مکروہ و ناپسند معلوم ہوتا ہے اس لحاظ سے آپ نے منع فرمایا کیا عمدہ توجیہات شارحین کر رہے ہیں لیکن مؤلف صاحب نے تو بسبب بغض و عناد تنقیص شان نبوی کیلئے کمر باندھ رکھی ہے وہ ان علماء کی توجیہات کو کیوں بیان کریں گے دیدہ و دانستہ بغرض اغوائے عوام چھوڑ جائیں گے۔ ہاں اگر نفی علم غیب کا کوئی لفظ کہیں دیکھ پائیں گے تو اُس کے نقل کیلئے موجود ہیں۔

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ صدرالدین اصفہانی کے کلام سے علم غیب بذریعہ وحی والہام ثابت ہے اور الہام سے علم غیب ہونا مؤلف نے یہاں تسلیم کرلیا اور رباعی مذکور میں حصر تھا کہ بغیر حضرت جبرئیل کے خبر دینے کے آپکو غیب پر خبر ہوتی ہی نہ تھی تو اب دونوں عبارت میں تعارض و تخالف لازم آیا جو مؤلف کی عدم لیاقت کی نشانی ہے یا یوں کہا جائے کہ بمصداق دروغ گو را حافظہ نباشد مؤلف کو رباعی کا خیال نہ رہا **قولہ** بعض اشخاص کہتے ہیں کہ علم غیب اولیاء اللہ اور انبیاء کو عطا ہوا ہے اور قرآن میں موجود ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنے نہیں ظاہر کرتا اپنے غیب پر کسی کو مگر جس کو برگزیدہ کرے رسول سے پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اس غیب میں کلام نہیں بہت سی غیب کی باتیں ہم بھی جانتے ہیں مثلاً امام مہدی کا آنا اور نزول حضرت مسیح کا اور دجال کا آنا اور بہت سی چیزیں جو بہشت

ودوزخ میں ہونگی کہ ہم کو بوسیلۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کے معلوم ہوئی ہیں تو تمھارے قول کے موافق لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب کے جاننے والے ہوجائیں۔ **اقول** ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں مؤلف صاحب کہتے ہیں کہ تمھارے قول کے موافق یعنے رسول اللہ صلعم کو علم غیب بالواسطہ ہے اس لئے لازم آتا ہے کہ ہم بھی غیب داں ہوجائیں کیونکہ بالواسطہ ہمیں بھی بہت سی چیزوں کی خبر ہے اور جب ہم غیب داں نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہو سکتے اُن کی غرض یہ ہے کہ بالواسطہ غیب دانی سے کچھ نہیں ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ بہشت ودوزخ وخروج دجال اور نزول مسیح ودیگر اُمور کی بالواسطہ وقفیت سے کیا ہم غیب داں کہلائیں گے۔ پس بالواسطہ علم غیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی غیب داں نہیں ہوسکتے نعوذ باللہ من الجور بعد الکور **مصرع** بعد مدت کے کھلا راز تمھارے دل کا: غالبًا اسی بنا پر آنحضرت کو وہابی لوگ بڑا بھائی کہتے ہیں کہ بس ذرا سا فرق ہے آپ کو اللہ تعالی نے معلوم کرا دیا اور ہمیں حضرت نے اطلاع دی نہ آپکو علم غیب اور نہ ہمیں علم غیب کیوں جناب سچ فرمائے ان باتوں سے ایمان رہتا ہے یا جاتا ہے کیا ایمانداری اسی کا نام ہے جو امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے معجزہ ہو اور جس کے باعث اعزاز شان مصطفوی ہو وہ آپ کے نزدیک کچھ نہیں علم غیب رسول اللہ کے مقابلہ میں یوں کہا جائے کہ بہت سی باتیں ہم بھی جانتے ہیں لاحول ولا قوۃ

خدا سے شرمایئے توبہ کیجئے کہ ابھی در توبہ باز ہے۔ ملاحظہ ہو علم وہ شیئی ہے جس کے باعث آدم علیہ السلام کو فخر ملائکہ پر حاصل ہوا تفسیر کبیر جلد اول صفحہ (۳۹) میں ہے علم آدم الاسماء کلها ثم عرضهم علیهم لیظهر بذالك کمال فضله وقصورهم عنه فی العلم اور اسی جلد کے صفحہ (۳۹۴) میں ہے هذه الاية دالة علی فضل العلم فانه سبحانه ما اظهر کمال حکمته فی خلقة آدم الا بان اظهر علمه فان کان فی الامکان وجود شیئ اشرف من العلم لکان من الواجب اظهار فضله بذالك الشیئ لا بالعلم یہ آیت فضیلت علم پر دلالت کرتی ہے کمال خلقت آدم کو اس طرح ظاہر فرمایا کہ علم عنایت کیا اللہ تعالیٰ نے اگر علم سے کوئی اور شیئ بزرگی میں زیادہ ہوتی تو اظہار فضل میں وہی وجوباً پیش ہوتی معلوم ہوا کہ علم ایک بڑی نعمت ہے کہ آدم علیہ السلام کو ملائکہ کا مسجود بنایا گیا اور فرشتوں نے بسبب قصور علم سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا کہا اور تفسیر خازن میں الا من ارتضی من رسول کے تحت میں ہے الا من یصطفیه لرسالته ونبوته فیظهر علی ما یشاء من الغیب حتی یستدل علی نبوته بما یخبر به من المغیبات فیکون ذالك معجزة له وآیة دالة علی نبوته یعنے مگر جس کو رسالت ونبوت کیلئے برگزیدہ کرتا ہے پس ظاہر کرتا ہے اوپر اس چیز کے کہ چاہتا ہے غیب سے یہاں تک کہ اُس کی نبوۃ کی دلیل ہو جائے ساتھ اُس کے جو غیب سے خبر کرتا ہے پس یہ غیب دانی واسطے اُس رسول کے معجزہ اور نشانی ہوتی ہے نبوت پر تفسیر مذکورہ اور دیگر تفاسیر

میں صاف صاف موجود ہے کہ یہ غیب دانی بہ اعلام الٰہی انبیاء کیلئے معجزہ اور علامت ونشانی نبوت ہے اب غور کرنے کی جائے ہے کہ جو شئی کہ باعث افتخار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو اور جو معجزہ ونشانی نبوت ہو اُس کے متعلق یہ کہا جائے کہ ہم بھی بہت سی چیزیں جانتے ہیں ماشاء اللہ چشم بددور تعصب وعداوت ہو تو ایسی ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف صاحب کے ذہن شریف میں یہ سمایا ہے کہ جو غیب بالذات ہے پس اُسی مقام میں لفظ غیب داں بول سکتے ہیں ورنہ نہیں یہ محض مالیخولیا ہے تمام مفسرین وفقہاء کی عبارت کو بغور معائنہ کریں کہ تمام بالواسطہ علم غیب پر علم غیب دانی کا اطلاق کر رہے ہیں شامی وطحطاوی میں یعرفون الغیب مذکور ہے اور دیگر کتب فقہ میں یعلمون الغیب مسطور ہے کما مر ہاں یہ ضرور تسلیم کرتے ہیں کہ جو علم غیب بالذات ہے وہ اعلیٰ ہے اور جو بالواسطہ ہے وہ اُس سے کم ہے یہی مطلب ہے اُس عبارت کا جو مولف نے فتاوی بزازیہ سے نقل کیا ہے

واما اعلام اللہ تعالی الی قول لم تبق بعد الاعلام غیبا یعنے جب اللہ تعالےٰ نے خبر کر دی تو اب علم غیب بالذات نہ رہا بلکہ بالواسطہ ہو گیا اور اگر یہ مطلب لیں کہ بعد الاعلام مطلقاً علم غیب نہ رہا تو جملہ مفسرین وفقہاء کے خلاف ہوتا ہے کیونکہ تمام علماء بعد الاعلام علم کو علم غیب تسلیم کرتے ہیں اور غیب داں سمجھتے ہیں اور علم غیب بہ تعلیم الٰہی کو معجزہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ودلیل نبوت ورسالت تصور کرتے ہیں پس کسی ذی علم

کے نزدیک یہ نہیں ہو سکتا کہ بعد الاعلام مطلقاً کسی نوع کا علم غیب
نہیں رہتا پس بالبداہتہ واضح ہو گیا کہ مطلب یہی ہے کہ بعد الاعلام علم غیب
بحسب الذات باقی نہ رہا بلکہ علم غیب بالواسطہ ہو گیا وھو المطلوب اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس صحابی کو اس راز سے مطلع کیا دیکھئے
اُن کی کیسی عظمت ہوتی تھی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی عظمت ملاحظہ
کیجئے عینی شرح بخاری جلد سابع صفحہ ۶۵۲ میں ہے اراد بہ حذیفۃ
رضی اللہ تعالی عنہ لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہ من امور من
احوال المنافقین وامورا من الذی بین ھذہ الامۃ فیما بعد وجعل
ذالک سر ابینہ وبینہ لایعلمہ غیرہ وکان عمر رضی اللہ عنہ اذا
مات واحد تبع حذیفۃ فان صلی علیہ صلی عمر ایضا والا فلا حضرت
حذیفہ کو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے منافقین کے حالات سے
اطلاع دی تھی اور وہ اُمور جو اس اُمت میں ہونے والے ہیں اُن کو
تبلا دیا تھا اور یہ بھید تھا کہ اُن میں سوائے اُن کے کوئی واقف نہ تھا
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ حال تھا کہ جب کسی کا انتقال ہوتا تو
حضرت حذیفہ کا اتباع کرتے اگر حذیفہ رض نماز جنازہ پڑھتے تو حضرت عمر بھی
پڑھتے ورنہ نہیں پڑھتے۔ دیکھئے یہ علم اگرچہ اعلام بعد اعلام ہے کہ حق تعالیٰ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا اور آنحضرتؐ نے حذیفہؓ کو مطلع
کیا تو اس علم سے بھی کسقدر بزرگی حذیفہؓ کی ثابت ہوئی کہ وہ عالم سر رسول اللہ
صلعم کہلائے چنانچہ کتب حدیث کے مطالعہ سے واضح ہے کہ حضرت عمرؓ

کس قدر عظمت کرتے تھے مگر یہ یاد رہے کہ حضرت خدیجہؓ کو آنحضرت کے علم سے شمہ عنایت ہوا تھا پھر بھی یہ عظمت تھی جو اوپر تحریر ہوئی علم رسول ایک دریا ہے اور یہ بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے پس اسی طرح اگر بعض چیزیں بطفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیں معلوم ہو گئیں تو بمقابلہ کفار و بدین ایک یہ بھی نعمت ہے کہ بسبب شرف ایمان ہمیں یہ نصیب ہوئی جب خروج دجال و نزول مسیح ابن مریم ہوگا تو نصاریٰ و کفار یہ تو کہیں گے کہ مسلمان سچے نکلے اس قول میں کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کے خبر دی تھی بس اسقدر ہمارے لئے کافی و وافی ہے **قولہ** قبل اس کے علمائے دہلی و لکھنؤ وغیرہ سے استفسار کیا گیا تھا کہ ایسے شخص کے حق میں جو معتقد غیب دانی اولیاء انبیاء کو ہو کیا حکم ہے تو تمام علماء نے تکفیر کا حکم کیا **اقول** آپ نے یہ جو لکھا ہے (علمائے دہلی لکھنو وغیرہ) تو فرمائیے کہ وغیرہ میں جو واحد کی ضمیر ہے اُس کا مرجع کون ہے اگر دہلی و لکھنؤ کے طرف پھیرتے ہو تو جناب والا وہ دو شہر ہیں واحد کی ضمیر تثنیہ کی جانب نہیں راجع ہو سکتی اور اگر علماء کی طرف پھیرتے ہو تو وہ صیغہ جمع ہے ضمیر واحد بطرف جمع نہیں پھر سکتی کاش اگر آپ ہدایۃ النحو بھی پڑھ لیتے تو ایسی فاحش غلطی آپ سے صادر نہیں ہوتی اور آپ کم لیاقت نہ ثابت ہوتے۔ بچہ بچہ بھی آپ کی اس لیاقت کو دیکھ کر قہقہہ اڑا رہا ہے لیکن آپ کو اتنا خیال کہاں ہے کہ باوجود عدم لیاقت پھر تحریر رسالہ پر آمادہ ہو گئے۔

اگر آپ یہ عذر وحیلہ کریں کہ یہ سہو کاتب سے غلطی ہوگئی ہے تو
جناب من پھر مولوی یٰسین صاحب پر طوفان بے تمیزی کیوں باندھا گیا

آیت کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول
کے معنی پس نہیں ظاہر کرتا ہے اپنے غیب پر کسی کو مگر جس سے کہ راضی
ہو گیا رسول سے۔ سہو کاتب سے (نہیں ظاہر کرتا۔ ہے) کی جگہ (نہیں دیتا ہے)
تحریر ہو گیا تو آپ نے اس قدر شور وشغب کیوں مچایا جب کہ آپ نے
سہو کاتب پر محمول نہ کیا اسی طرح ہم بھی یہاں سہو کاتب پر محمول نہیں
کریں گے اب آپ اپنے حواریوں چادر پینے والوں سے کہدیں کہ رفعت
مآب وغیرہ کی غلطی کھاکر تحت المیزاب پڑے ہیں خدارا کوئی امداد کرے
اور نہایت طرب انگیز تو یہ امر ہے کہ مؤلف صاحب لکھتے ہیں جو معتقد
غیب دانی اولیاء وانبیاء کو ہو گیا حکم ہے۔ سبحان اللہ اُردو دانی آپ
پر ختم ہے سچ تو فرمائیے یہ (کو ہو) کونسا محاورہ ہے اہل مدراس اگرچہ
لفظ (کو) زیادہ بولتے ہیں مگر یہ آپ کا (کو) نرالا ہے۔ آپ للہ لکھنؤ کا
نام بدنام نکریں ذرا اپنی اردو درست فرمالیں۔

دیکھئے صحیح اس طرح ہے (جو معتقد غیب دانی اولیاء وانبیاء کا ہو)
کما ھو الظاہر اور یہ جو لکھا ہے کہ تمام علماء نے کفر کا حکم کیا محض
غلط ہے رسالہ علم غیب میں جو فتوے نقل کئے گئے اُن پر چند اشخاص
کی مہریں ہیں بعض تو غیر مقلد اور بعض غیر معتبر ہیں چند اشخاص کے
دستخطوں سے تمام علماء کا لفظ لکھنا یہ آپ کی جہالت وابلہ فریبی

کی پوری نشانی ہے۔ مؤلف صاحب ضمیمہ کے صفحہ (۸) میں فرماتے ہیں صاحب رسالہ نے علم غیب کی تقسیم کر کے اپنے اجتہاد و تراشیدہ الفاظ سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ علم غیب انبیا علیہم السلام و اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو تمامہ عطا ہو گیا۔ صرف فرق اتنا ہے کہ علم الٰہی بالذات ہے اور اُن کا علم بالعطا ہے۔ وہ قدیم یہ حادث۔ اور طرہ یہ کہ دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے **اقول** وباللہ التوفیق مؤلف صاحب اپنے خیال خام میں سمجھ گئے ہیں کہ علم الٰہی تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہو گیا۔ جملہ معلومات الٰہیہ پر علم رسول کا احاطہ ہو گیا صرف بالذات و بالواسطہ کا فرق ہے اور قدم و حدوث کا امتیاز ہے۔ افسوس صد افسوس چند کتب مناظرہ علم غیب جو فیما بین اہل سنت وجماعت و فرقہ وہابیہ طبع ہو چکی ہیں اگر مؤلف صاحب اُن کا مطالعہ کر لیتے تو اس یاوہ گوئی اور بیہودہ سرائی کی نوبت نہ آتی اب ہم تحریر کرتے ہیں کہ علمائے اہل سنت وجماعت کیا فرماتے ہیں اور وہابی لوگ کیا اعتقاد رکھتے ہیں مؤلف نے کئی جگہ لکھا ہے کہ مسئلہ اہل سنت وجماعت وہابیوں کی طرف منسوب کیا گیا اور وہابیہ کو مقابل ٹھہرا کر تمام مذاہب پر ہاتھ پھیرا ہے ایسا ہی ان لوگوں نے لفظ وہابی تراشا ہے مگر افسوس حقیقۃ الامر کو بیان نہ کیا۔ یا تو ابلہ فریبی مد نظر ہے یا جہالت و بلادت کا ثمرہ ہے ناظرین ملاحظہ کریں علمائے اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے کہ معلومات باری عز اسمہ لاتعد ولاتحصی

ہیں علم باری تعالیٰ شامل ہے جملہ موجودات و معدومات ممکنہ و ممتنعات ذاتیہ و مایترتب علیہا الآثار والاحکام کو یہ علم باری قدیم و بالذات و بلاواسطہ مختص بذات باری تعالیٰ ہے یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ مسلم الثبوت ہے موجودات وہ اشیاء جو عدم سے وجود میں آگئی ہیں اور آیندہ جو اشیاء کہ موجود ہونیوالی ہیں۔ اور معدومات ممکنہ وہ ہیں کہ اُن کا وجود نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ مگر اُن کا ظہور ممکن ہے اور ممتنعات ذاتیہ وہ جنکا وجود محال بالذات ہے اور اُن کے آثار و احکام بہر حال علم باری ان تمام موجودات و ممکنات و ممتنعات و مایترتب علیہا الآثار والاحکام کو شامل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان و یکون جو بعض ہے جملہ معلومات الٰہیہ کا مرحمت ہوا۔ ماکان و مایکون صرف موجودات کو شامل ہے ممکنات و ممتنعات و مایترتب علیہا الآثار والاحکام کو ہرگز شامل نہیں پس بلحاظ معلومات الٰہیہ غیر متناہیہ علم ماکان و مایکون بعض ہوا مع ذالک اس میں ذہول و نسیان متصور اور یہہ بالواسطہ و حادث ہے علم ماکان و مایکون اگرچہ بنسبت معلومات باری تعالیٰ بعض ہے مگر شامل ہے جملہ موجودات کو جو عدم سے وجود میں آچکے یا آیندہ ہونیوالے ہیں ہاں علم الروح و علم الساعۃ میں بعض علماء نے خلاف کیا ہے مگر محققین نے اُس کو بھی تحت علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل کر دیا ہے۔ یہہ وفور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمال نبوت پر دال ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے احاطہ علم رسول جملہ موجودات پر تبلایا ہے اور وہ بہت درست ہے۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ جملہ موجودات کا علم

معلومات الہیہ کا بعض ہے کما مر پھر یہہ تمام علم الہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیا گیا یہہ کیونکر آپ سمجھے۔ اب آپ ہی اپنی لیاقت کا اندازہ فرمالیجئے
یہہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے علم الٰہی کو صرف موجودات میں حصر کر دیا ہے
اسی لحاظ سے غلطی میں پڑے بلیہ ـ

کرو نہ نالۂ محزون ہزار کی صورت ٭ بغیر علم نہیں اعتبار کی صورت

علمائے اہل سنت وجماعت کا مسلک واضح ہوگیا۔ اب یہہ ظاہر کیا جاتا ہے
کہ وہابی لوگ کیا کہتے ہیں مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی و مولوی
نذیر حسین غیر مقلد دہلوی و صدیق حسن خاں نواب بھوپال اور تمام وہابیوں
کے سرگروہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کا یہہ اعتقاد ہے کہ چند اُمور متعلقہ شریعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلائے گئے علم غیب آپ کو ہرگز نہ تھا۔ آپکو
تو اپنے خاتمہ کی بھی خبر نہ تھی کہ میرا خاتمہ کیسا ہوگا چنانچہ اسی محمد بن عبد الوہاب
نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر
خاتمتہ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد
مماتہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے خاتمہ کا حال اپنی
زندگی میں جانتے نہ تھے تو بعد الموت اُن مشرکین کا حال کیونکر جان سکتے
ہیں اور اس کتاب التوحید والشرک کا رد علمائے عرب نے کیا ہے۔

مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ النجدی الذی ضل بہا العوام
اس رسالہ کا نام ہے اعتقاد مذکور و دیگر عقائد باطلہ کے باعث علمائے عرب نے
تحریر کر دیا ہے من لم یکفر الوہابی النجدی فہو کافر یعنے جو شخص

وہابی نجدی کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے - مؤلف رسالہ علم غیب نے بھی اسی وہابی نجدی کا اتباع کر کے صفحہ (۲۰) میں مضمون مذکور کو نقل کیا ہے اگرچہ وہ عبارت فتوی کی ہے لیکن جب کہ مؤلف نے بلا انکار اُسے نقل کر دیا تو پس تسلیم کر لیا لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امر میں متردد تھے اور آپ کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اس فقرہ کے ترجمہ میں مؤلف نے جو چالاکی اور سفاکی اس غرض سے کی ہے کہ عوام اصل معنی سمجھنے نہ پائیں اُس کو ہم آئندہ اُس کے محل پر بیان کر دیں گے اور وہابیوں نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ شیطان کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زائد ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں موجود ہے نعوذ باللہ من ذالک الکفر الصریح واضح ہو کہ کتاب سیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول طبع ہو چکی ہے اُس کے اخیر میں علمائے ہندوستان - بریلی و کانپور و علیگڈھ و بدایون و رامپور و علمائے دکن و بمبئی و حیدر آباد و سورت و مدراس و بنگلور کے فتاوے مندرج ہیں اور سب کے اخیر میں فتوائے علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کا موجود ہے اُن تمام کا تحریر کرنا موجب طوالت ہے لہذا مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی و مولانا نذیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا شاہ عبد الغفار صاحب بنگلوری کے فتاوے کا خلاصۂ مضمون تحریر کر کے علمائے کرام کی مہریں اور اسمائے گرامی لکھدینا مناسب ہے اور چونکہ مولانا فاضل اجل احمد حسن خانصاحب کانپوری کا فتوی مختصر ہے اس لئے پورا نقل کر دیں گے - اور علمائے حرمین شریفین کا فتوی

بھی لسبب طوالت تلخیصاً تحریر کیا جائے گا اور حیدر آباد کے علماء کے اسمائے گرامی حسبقدر طبع ہو چکے ہیں وہ بجنبہا تحریر کئے جائیں گے علاوہ ان کے اس مرتبہ اور چند حضرات کے نام جنھوں نے اب اپنی اپنی مہر و دستخط سے فتوے کو مزین کیا درج کئے جائیں گے ان فتاوے کے مطالعہ سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو جائے گا کہ سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون مرحمت ہوا۔

یہہ خلاصہ ہے اُن فتاون کا جو مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی و مولانا محمد نذیر احمد خان صاحب رامپوری و مولانا سید عبد الغفار شاہ قادری نے تحریر فرمایا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات علمائے اہل سنت وجماعت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع ما کان وما یکون وعلم اولین وآخرین عنایت فرمایا اور کوئی شئے آپ کے احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر و مشرک ہو گیا قول عمرو کا کہ زید کافر و مشرک ہو گیا حق ہے یا باطل بنیوا توجروا **الجواب** ہو تعالی الموفق للحق والصواب زید اس قول سے ہرگز کافر و مشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل و ضلالت ہے اعتقاد زید آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے واقوال علمائے سنت وجماعت سے ثابت ہے تفسیر اتقان میں ہے **قولہ**

تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیئٍ وقولہ تعالی ونزلنا علیک القرآن
تبیانا لکل شیئٍ اس کے چند سطور کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد
انہ قال یوما ما من شیئٍ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالی اس سے واضح
ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ میں موجود ہے اور چند سطروں کے بعد
ایک عالم کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ تعالی
اور اسی تفسیر اتقان کے جلد ثانی میں ہے وفیہ من اسماء الالات وضروب الماکولات
والمشروبات والمنکوحات جمیع ما وقع ویقع فی الکائنات ما یحقق
معنی قولہ ما فرطنا فی الکتاب من شیئٍ تفسیر عرائس البیان صفحہ (۵۲۶)
تحت آیہ کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیئٍ کے ہے وھو
کتابہ المکنون وخطابہ المصنون یخبر عما کان ویکون من کل حد
وکل علم اس کے چند سطور کے بعد ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب
تبیان کل شیئٍ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین تبیان الکتاب
اس سے تمام وجمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور دنیا میں آئندہ موجود
ہوں گی اور رہیں ان سب کا بیان قرآن میں موجود ہونا اور آنحضرت صلعم
کا مبین و عالم ہونا ان تمام کا واضح ہے اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے
لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں
سمجھ سکتے تھے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں
جو ان طرق سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام پاک کو پہچانتے ہیں
شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وھو بکل

شیئ علیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی نسبت ہونا فرماتے ہیں و
ہو بکل شیئ علیم و وی صلی اللہ علیہ وسلم دانا ست بہمہ چیز از شیونات
ذات الٰہی واحکام وصفات حق واسماء افعال وآثار و بجمیع علوم ظاہر و
باطن اول وآخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم اشیاء کا
آپ کو احاطہ حاصل ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وقال اللہ ما کان حدیثا
یفتریٰ ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیئے جب کہ
قرآن مجید میں ہر شئی کا بیان ہے اور اہل سنت کے مذہب میں ہر شئی
ہر موجود کو کہتے ہیں تو عرش سے تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات
کل شئی میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتاب لوح محفوظ بھی ہے تو
بالضرورت یہہ بیانات محیطہ اُس کے بیانات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے
اب یہہ بھی قرآن مجید ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا لکھا ہے
قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی
ہوئی ہے قال اللہ تعالیٰ وکل شیئے احصینٰہ فی امام مبین ہر شئی
ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے وقال اللہ تعالیٰ ولا حبۃ
فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین کوئی دانہ
نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر نہ خشک مگر یہہ کہ سب ایک
روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصل میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی
میں مفید عموم ہے اور لفظ کل افادہ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص
ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گے بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت

نہیں۔ پس بحمد اللہ نص صریح قطعی الدلالۃ سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور سردار دو عالم صاحب قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تمام موجودات ما کان وما یکون الی یوم القیامۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب سماء وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ حدیث ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث اس کے حاشیہ بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذالک علی انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی وخیر جاری لکھا ہے تو طیبی وکرمانی صاحب خیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث بخاری شریف کی دلالت اس پر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی پس آپ کو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ساتھ بیان علمائے مذکورین اہل سنت وجماعت کے ثابت ہوا اور عینی شرح بخاری صفحہ ۲۱۲ جلد (۱۷) اور فتح الباری جلد (۶) صفحہ ۲۴۱ اور قسطلانی شرح بخاری جلد (۵) صفحہ ۲۴۱ اور ملا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد (۵) صفحہ ۳۲۷ میں ہے واللفظ للعینی فیہ دلالۃ علی انہ ﷺ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذالک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف قد اعطی جوامع الکلم

مع ذالک پس غیبی طیبی کرمانی خیر جاری وعلی قاری وعسقلانی قسطلانی
ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے یہہ ثابت ہے کہ آپ کو علم جمیع حوال
مخلوقات کا تھا یہہ علم جمیع ماکان ومایکون نہیں تو پھر کیا ہے۔ عمرو جو زید
کو کافر ومشرک بتاتا ہے تو کیا ان علمائے موصوفین اہل سنت وجماعت
کو بھی کافر ومشرک کہیگا صحیح مسلم شریف میں حضرت عمرو بن اخطب انصاری
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ میں ظہر وعصر کی نمازوں کے
سوا کچھ کام نہیں کیا فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیامۃ فاعلمنا
احفظہ پس خبر دیا ہم کو ساتھ اُس چیز کے جو قیامت تک ہونے والی ہے
ہم سے زیادہ اعلم جو تھا اُس نے زیادہ یاد رہا ترمذی شریف میں حضرت
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا فرایتہ عز وجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ
بین ثدیی فتجلی لی کل شیئ وعرفت میں نے اپنے رب عز وجل کو دیکھا
کہ اُس نے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینہ میں اُسکی
ٹھنڈک محسوس ہوئی اُسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے
سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن ہے اور اُنھوں نے
بخاری سے دریافت کیا تو امام بخاری نے فرمایا کہ یہہ حدیث صحیح ہے
اور اُس میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
اسی بیان معراج منامی میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے
سب کچھ میرے علم میں آگیا شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں
اس حدیث کے تحت میں فرماتے ہیں پس دانستم ہرچہ در آسمانہا و ہرچہ در
زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی و کلی و احاطہ آں
نسائی شریف میں یہ حدیث ہے رأیت فی مقامی هذا كل شيء وعدتم
نسائی مطبوعہ نظامی صفحہ ۲۴۳ حاشیہ جلال الدین سیوطی میں علامہ اکمل الدین
حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ کی شرح مشارق سے یہ منقول ہے قولہ
فی مقامی یجوز ان یکون المراد به مقام الحسی وهو المنبر ویجوز ان
یکون المراد به المقام المعنوی وهو المقام المکاشفة والتجلی بالحضرات
الخمسة التی هی عبارة عن حضرة الملك والملکوت والارواح والغیب
الاضافی والغیب الحقیقی فانه البرزخ الذی له التوجه الی الکل کنقطة
الدائرة بالنسبة الی الدائرة صلواة الله علیه وسلامه یہ علامہ حنفی
جو عالم ملک و ملکوت و ارواح و غیب اضافی و غیب حقیقی تمام کا آپ کے
سامنے حاضر ہونا اور تمام کا آپ کے طرف متوجہ ہونا اور آپ کا مانند
نقطہ دایرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں تو ان کے کلام سے
بھی معلوم ہوا کہ آپ کے علم کا احاطہ اوپر جمیع ماکان و مایکون کے ہے
اور عینی شرح بخاری جلد (۸) صفحہ (۶۸) اور قسطلانی مطبوعہ مصر جلد (۶)
صفحہ (۱۸۵) بحوالہ دلائل النبوۃ بیہقی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو
اشعار پڑھنا منقول ہے ان اشعار میں یہ شعر ہے۔ شعر

واشهد ان الله لارب غیرہٗ وانک مامون علی کل غائب

ان اشعار کو سنکر آپ کا ضحکت فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے کہ آپ کے نزدیک بھی یہہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شئی پر آپ مامون و محیط ہیں۔ اب یہہ عمرو کس کس کو کافر بنائے گا۔ امام احمد نے مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم میں بسند صحیح حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں لقد ترکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما یحرک طایر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہوا میں کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہیں کہ جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و شرح زرقانی للمواہب میں ہے هذا تمثیل لبیان کل شیئ تفصیلا تارۃ و اجمالا اخری یہہ ایک مثال دی ہے اس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز بیان کر دی کبھی تفصیلا اور کبھی اجمالا۔ مواہب امام احمد قسطلانی میں ہے ولا شک ان اللہ تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذالک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہیں اللہ تعالی نے حضور کو اس سے بھی زیادہ علم دیا اور تمام اگلوں اور پچھلوں کا علم حضور پر القا کیا۔ طبرانی معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع لی الدنیا

فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر

الی کفی ھذہ جلیا نامر اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ لنبیین من قبلہ

بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اُٹھالی ہے تو میں اُسے اور

جو کچھ اُس میں قیامت تک ہونیوالا ہے سب کو ایسا دیکھ رہا ہوں

جیسے اپنی اس ہتیلی کو دیکھتا ہوں اُس روشنی کے سبب جو اللہ نے

اپنے نبی کے لئے روشن فرمائی جیسے مجھسے پہلے انبیا کیلئے روشن فرمائی

تھی۔ امام اجل سیدی محمد بوصیری قدس سرہ اُم القری میں فرماتے

ہیں وسع العالمین علما وحلما یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

حلم اور علم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اُس کی شرح افضل القری

میں فرماتے ہیں لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین

والآخرین وما کان وما یکون بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس

کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں اور ما کان وما یکون

کا علم آپ کو حاصل ہوگیا علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں

انہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم

علیہ الصلوۃ والسلام الی قیام الساعۃ فعرفہم کلہم کما

علم آدم الاسماء آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک کی تمام مخلوقات

الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے گئے تھے آپ نے

سب کو پہچان لیا جس طرح آدم صفی اللہ کو تمام نام سکھلائے گئے

تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فیوض الحرمین میں فرماتے ہیں

فاض علیّ من جنابہ المقدس صلی اللہ علیہ وسلم کیفیۃ ترقی العبد من

حیزہ الی حیز القدس فیتجلی لہ کل شیئ کما اخبر عن ہذا المشہد

فی قصۃ المعراج المنامی حضور اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

بارگاہ قدس سے مجھ پر اُس حالت کا علم فائز ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام

قدس تک کیونکر ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اُس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے معراج

خواب کے قصہ میں خبر دی امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمہ اللہ

قصیدۂ بردہ میں فرماتے ہیں۔ ؎

فان من جودک الدنیا وضرتہا ٭ ومن علومک علم اللوح والقلم

یعنے یارسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود و کرم سے ایک

ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کا تمام علم جن میں ماکان و مایکون مندرج ہے

حضور کے علوم سے ایک علم وحصہ ہے۔ مولانا ملا علی قاری زبدۂ شرح

بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ماثبت فیہ

من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ماثبت فیہ کما

شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من علومہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق و

دقائق وعوارف ومعارف متعلق بالذات والصفات وعلمہما

انما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ ثم مع ہذا

ہو من برکۃ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے توضیح اس کی یہ ہے

کہ لوح کے علم سے مراد نقوش قدس وصور غیب ہیں جو اُس میں منقوش ہوئے
اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ تعالی نے جس طرح چاہا اُس میں ودیعت
رکھی ان دونوں کے طرف علم کی نسبت ادنی مناسبت کے باعث ہے
اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثابت ہیں انکا علم محمدی سے ایک پارہ ہونا
اس جہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں
علوم کلیہ و علوم جزئیہ و علوم حقایق اشیا و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم
اور معرفتیں کہ ذات وصفات حق تعالی سے متعلق ہیں اور لوح و قلم کے
جملہ علوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی سطروں سے ایک سطر
اور اُن کی دریاؤں سے ایک نہر ہیں با ایں ہمہ وہ حضور ہی کے وجود کی
برکت سے تو ہیں کہ اگر آپ نہ ہوتے تو لوح و قلم کہاں ہوتے۔ اب منکرین
مریض القلب اپنا پیٹ پھاڑیں اسی پہ تو مرے جاتے تھے کہ آنحضرت کیلئے
علم ماکان وما یکون الی یوم القیامۃ مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پہ
ہاتھ دھر کر روئیں کہ ملا علی قاری کے کلام سے ثابت ہوگیا کہ علم ماکان
وما یکون علم محمدی کے سمندروں سے ایک نہر اور اُس کی بے انتہا موجوں
سے ایک لہر ہے۔ اور تفسیر حسینی میں سورہ لقمان کی ابتدا میں ہے بیاموزانید
دی تعالی بیان آنچہ بود وہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولین
والآخرین ازیں معنی خبر دہد۔ یعنے معلوم کرادیا اللہ تعالی نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا جیسا کہ حدیث فعلمت الخ
اسی معنی کی خبر دی رہی ہے اس سے بھی ثبوت علم ماکان وما یکون

ہوگیا۔ تفسیر بغوی سورۂ آل عمران میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب
ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کی شان نزول میں ہے وقال السدی
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی
الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ
ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم
من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ
ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی
علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئلونی عن شیئ فیما
بینکم وبین الساعۃ الا انبئکم بہ فقام عبد اللہ ابن حذافۃ السھمی
فقال من ابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حذافۃ فقام عمر
فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما
وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فھل منتھون ثم نزل علی المنبر خلاصہ یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت مجھ پر پیش کیگئی جیسا کہ آدم علیہ السلام
بتلائے گئے تو پہچان لیا میں نے کون شخص مجھ پر ایمان لائے گا اور
کون نہ لائے گا پس منافقوں کو یہہ خبر پہنچی اُنھوں نے مذاق اور
استہزاء سے کہا کہ محمد زعم کرتے ہیں کہ جو لوگ ہنوز پیدا نہیں ہوئے میں
اُن کو پہچانتا ہوں کہ کون ایمان لائے گا اور کون شخص کفر کریگا اور
ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور آپ ہمکو نہیں پہچانتے پس پہنچی یہہ بات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ کیا حال ہے قوم کا کہ میرے علم پر طعن کرتے ہیں قیامت تک جو چیزیں ہونیوالی ہیں دریافت کرو میں اُن کی خبر دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ سہمی کھڑے ہو کر پوچھے یارسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذافہ ہے پھر حضرت عمر کھڑے ہو کر عرض کئے یارسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبک نبیا پھر آپ منبر سے اُترے ۔ تفسیر بیضاوی میں اس روایت سدی مذکورہ بالا کو مختصر طور سے نقل کیا گیا ہے جو چاہے دیکھ لے مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں پس معلوم ہوا کہ اہل ایمان تو علم غیب رسول کو تسلیم کرتے ہیں مگر منافقین اعتراض کرتے ہیں اور باتباع منافقین فرقہ وہابیہ کے سرغنہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم ما خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم

له ناظرین بغور ملاحظہ کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس درجہ خوش اعتقاد اور باادب تھے سبحان اللہ ادب اور اعتقاد کے یہی معنی ہیں اور کتب حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بسا اوقات ایسا اتفاق ہوا کہ کوئی معاملہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپکے روبرو یہہ عرض کیا کہ اللہ ورسولہ اعلم یعنے اللہ ورسول خوب جانتے ہیں خدا اور رسول کو ساتھہ ہی بیان فرماتے تھے یہہ انکا خلوص واعتقاد ہے اور ایمانداروں کی یہہ علامت ونشانی ہے اور ایک یہہ وہابی لوگ ہیں کہ کہتے پھرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ معلوم نہ تھا وہ معلوم نہ تھا کہ گستاخی وبے ادبی میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے منافقین کے پورے متبع ہیں ۔ ہاں اہل سنت وجماعت ادب وخلوص میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیرو ہیں الحمد للہ علی ذلک ۔

حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی پس بعد الموت مشرکوں کا حال کیونکر جان سکتے ہیں انکار علم غیب میں وہابی لوگ منافقوں کے خلیفے ہیں اور بعض اُن میں سے اپنے مدعائے باطل کی سند میں لکھتے ہیں کہ خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری مایفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں افسوس ہے اُن کی حالت پر کہ تنقیص شان نبی کی کیسی جرأت کرتے ہیں احادیث صحیحہ میں اس کا نسخ موجود ہے پھر بھی یہہ لوگ شرماتے نہیں اپنی شرارت سے باز نہیں آتے۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ہے کہ جب یہہ آیہ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اوتری یعنے بخشدے اللہ واسطے آپ کے سب اگلے اور پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یارسول اللہ حضور کو مبارک ہو خداوند تعالی نے صاف بیان فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا۔ اب یہہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا اس پر آیت اتری لیدخل المومنین الی قولہ تعالی فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ تعالی ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں اُن میں اور مٹا دیے اُن سے اُن کے گناہ اور یہہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے۔ یہہ آیات اور اُن کے امثال بے نظیر اور یہہ حدیث جلیل تہیر امیوں کو کیوں نہیں سجھائی دیتی۔ لطف تو یہہ ہے کہ شیخ محقق

قدس اللہ سرہ کی طرف اسناد کیسی جرأت و وقاحت ہے شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے۔ اینجا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات
آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من بندہ ام نمید انم
آنچہ درپس ایں دیوار است جوابش آنست کہ ایں سخن اصلے ندارد و
روایت بداں صحیح نشدہ است ترجمہ اس جا اشکال لاتے ہیں کہ آنحضرت
نے فرمایا کہ میں بندہ ہوں دیوار کے پیچھے کی بات نہیں جانتا۔ جواب اس کا
یہ ہے کہ اس بات کی کچھ اصل نہیں ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
اور امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں کہ لا اصل لہ کہ یہہ محض بے اصل ہے
امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اس کیلئے
کوئی سند نہ پہچانی گئی اور وہابیوں نے یہہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے شیطان لعین کا علم زیادہ ہے نعوذ باللہ من ذالک
حضور اقدس عالم ماکان و مایکون کے علم سے شیطان کا علم زیادہ کہے
اس کا جواب اس دنیا میں کیا ہو سکتا ہے انشاء اللہ القہار
روز جزا اس کی سزا پائیں گے۔ یہاں اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ صراحۃً
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب لگانا اور توہین کرنا ہے پس
یہہ کلمہ کفر نہیں تو اور کیا ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابا مھینا جو لوگ
ایذا دیتے ہیں اللہ کو اور اس کے رسول کو ان پر لعنت فرمائی ہے
اللہ نے دنیا و آخرت میں اور ان کیلئے تیار رکھی ہے ذلت والی مار

ذرا ان لوگوں کو غیرت نہیں کہ صاف کہدیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہہ بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ نہیں خیال
کرتے اُن آیتوں کو جو اوپر گزریں اور نہیں خیال کرتے بہت سی آیتوں کو
جن سے صاف ہویدا ہے کہ حق تعالی نے صاف طور سے بیان فرمادیا
وللاخرۃ خیر لك من الاولی البتہ آخرت تیرے لئے دنیا سے بہتر ہے
و لسوف یعطیك ربك فترضی قریب ہے کہ تمھارا رب تمھیں اتنا
عطا کرے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے یوم لایخزي اللہ النبي والذین
آمنوا معه نورهم یسعی بین ایدیهم و بایمانهم جس دن اللہ رسوا
نکرے گا نبی کو اور اُن کو جو ساتھ اُن کے ایمان لائے نور اُن کے
آگے اور داہنے جولان کرے گا عسی ربك ان یبعثك ربك مقاما
محمودا - قریب ہے کہ رب تمھارا تمھیں ایسے مقام میں بھیجے گا کہ جہاں
اولین و آخرین سب تمھاری حمد کریں گے اور بکثرت آیتیں ہیں جن سے
مضمون سابق ثابت ہے اور ترمذی شریف میں انس بن مالک رض سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا و انا قائدهم اذا وفدوا و انا خطیبهم اذا انصتوا و انا
مستشفعهم اذا حبسوا و انا مبشرهم اذا ایئسوا الکرامة والمفاتیح
یومئذ بیدی و لواء الحمد یومئذ بیدی و انا اکرم ولد آدم علی
ربی یطوف علی الف خادم کانهم بیض مکنون او لؤلؤ منثور
فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کا حشر ہوگا سب سے

پہلے مزار اطہر سے میں باہر آؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہیں گے تو اُنکا خطبہ خوان میں ہونگا اور جب وہ روکدئیے جائیں گے تو اُن کا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ نا اُمید ہوں گے تو اُنھیں بشارت دینے والا میں ہوں گا عزت دینا اور تمام کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی - لواء الحمد اُس دن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے - ہزار خدمتگار میرے ارد گرد طواف کریں گے گویا وہ گرد و غبار سے پاکیزہ انڈے محفوظ رکھے ہوئے یا جگمگاتے موتی ہیں بکھرے ہوئے - اس کے علاوہ اور بہت سی حدثیں درباب شفاعت بخاری شریف و مسلم شریف وغیرہما میں مندرج ہیں جن سے صاف معلوم ہے کہ مرتبہ آپ کا اور جلوہ آپ کا بروز حشر کس اعزاز کے ساتھ ہوگا۔۔ بااین ہمہ فرقہ وہابیہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی - افسوس صد افسوس نعوذ باللہ من ہذا الکفر الصریح اور یہ جو ثبوت علم غیب کیا گیا آیات نافیہ لعلم الغیب غیر اللہ کے ہرگز منافی نہیں کیونکہ اُون میں نفی علم استقلالی و بذاتہ و بلا واسطہ اصالتہ کی مراد ہے

چنانچہ شرح شفا خفاجی میں ہے ھذا لا ینافی الآیات الدالة علی انه لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمه من غیر واسطة و اما اطلاعه علیه باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقوله تعالی فلا یظهر علی غیبه احدا اس سے واضح ہے کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ سوائے خداوند تعالی کے کوئی نہیں جانتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بالواسطہ

وبہ اعلام آلہی امور غیب پر مطلع ہونا امر متحقق ہے پس آیتوں میں منافاۃ نہ ہوگئی - امام نووی اپنے فتادے میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج میں اور علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں عدم منافاۃ کی توجیہ یہی بیان کرتے ہیں کہ جن آیتوں میں نفی علم غیب ہے اُن سے مراد نفی علم بذاتہ اصالتہ کی ہے اور بالواسطہ وبہ تعلیم آلہی علم غیب آپ کو ثابت ہے اور شامی نے تصریح کر دی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ اگر بہ اعلام آلہی و مسند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں اور معارض نص کے یہی غیب دانی بذاتہ ہے نہ باعلام آلہی تفسیر خازن مطبوعہ مطبعہ میمنیہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲ تحت آیہ کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب کے ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعاً للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ وان لا نقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے صفحہ ۱۵۷ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر کے تحت میں فان قلت قد اخبر صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلک وهو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فکیف الجمع بینہ وبین قولہ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ تعالی علیہ ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عزوجل علی الغیب

فلما اطلعه اللہ عز وجل اخبر بہ کما قال فلا یظھر علی غیبہ احداً
الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ھذا الکلام مخرج الجواب
من سؤ لھم ثم بعد ذالک اظھر سبحانہٗ تعالیٰ عن اشیاء فاخبر
عنھا لیکون ذالک معجزۃ لہ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ
وسلم اس سے صاف واضح ہے کہ بہت سی صحیح حدیثوں میں آیا ہے
آپ نے علم غیب سے خبر دی اور آیت لوکنت اعلم الغیب الخ
اگر میں علم غیب جانتا تو بہت کچھ خیر جمع کر لیتا اُن احادیث صحیحہ کی مخالف
معلوم ہوتی ہے پس اُن دونوں میں جمع و وجہ تطبیق کیونکر ہے پس وجہ
یہہ بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہہ بطور تواضع
وعجز و بسبیل ادب ہو۔ یا یہہ وجہ ہے کہ نفی علم غیب قبل الاطلاع ہے
اور جو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عنایت فرمایا پھر آپ نے غیوبات سے خبر دی
جیسا کہ آیت فلا یظھر علی غیبہ احداً اس پر شاہد ہے یا یہہ کہ
ہو جائے یہہ کلام اُن کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ نے بعد اس کے
علم غیب عنایت فرمایا پس آپ نے غیوب کی خبر دی تاکہ یہہ معجزہ ہو جائے
اور آپ کی صحت نبوۃ پر دلیل ہو جائے الغرض یہہ بیانات مذکورہ سے
احاطہ و شمول علم رسول باعلام الٰہی ثابت ہوا گو در بارۂ علم روح و وقت
قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے۔ شرح الصدور علامہ
جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمھا وھو نظیر الخلاف فی علم

الساعۃ اور تاویلات امام ابو منصور ماتریدی میں اسی طرح ہے
اور یہہ بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کے چھپانیکا
حکم نہ تھا اور عینی شرح بخاری ج(۱) جلد صفحہ (۶۱۲) میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور امام غزالی احیاء العلوم میں
متعلق بیان روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا
لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے نہ گمان کر کہ علم روح
حضرت کو نہ تھا بلکہ علم روح تھا اور اپنے رسالہ مضنون صغیر میں فرماتے
ہیں ھذا سؤال عن سر الروح الذی لم یؤذن الرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اھلا لہ ترجمہ یہہ سوال ہے کہ نہیں اذن
دئے گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکی اطلاع غیر کو دیویں ارشاد الساری
شرح صحیح بخاری ج(۷) جلد صفحہ (۱۷۸) میں ولا یعلم متی تقوم الساعۃ
(احد) الا اللہ الا من ارتضے من رسول فانہ یطلعہ علی ما یشاء من
غیب والولی تابع لہ یاخذ عنہ انتہی یعنے کوئی علم قیامت جانتا نہیں
مگر جس سے کہ اللہ راضی ہوگیا اس کو اطلاع اپنے غیب پر کرتا ہے اور
ولی اللہ رسول اللہ کے تابع ہیں اُن سے اخذ کرتے ہیں بعض نادان یہہ
سمجھتے ہیں کہ علم جمیع ما کان وما یکون اگر آنحضرت کو ہو جائے تو مساوات
علم الٰہی سے ثابت ہوتی ہے اور یہہ شرک ہے تو یہہ خیال خام ہے اس لئے
کہ اگر وہ معتقد اس کے ہیں کہ خدائے تعالی کو فقط اسیقدر جمیع ما کان و
ما یکون کا علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن یکون ابدا من الممکنات

الصرفة ومن الممکنات المستحیلة بالغیر ومن المستحیلات الذاتیة

وما یترتب علیہا بفرض الوجود کا علم اللہ تعالی کو نہیں ہے تو وہ خدائے تعالی کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنے والے ہیں اگر اس کے معتقد نہیں تو پھر مساوات تبانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن کی اقبح جہالت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ ہے اور لفظ شئے نزدیک اہل حق حقیقا موجودات ہی پر اطلاق پاتا ہے نہ معدومات پر اور نہ مستحیلات پر اور علم خدا تو شامل ہے جمیع موجودات وممکنات معدومہ وممتنعات ذاتیہ وما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو پس مساوات کیونکر ثابت ہوسکتی ہے۔ علاوہ ازیں علم الہی استقلالی ازلی قدیم اور علم رسول بالواسطہ غیر استقلالی پس دعوی مساوات محض جہالت ہے اور اُس پر طرۂ شرک وکفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفور علم میں تنقیص وتخصیص ایسے حیلے وحوالوں سے کرتے ہیں اور آپ کی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص ونسبت جہالت کرنے والے کا حکم شفاء شرحہ الملا علی قاری کے جلد (۲) صفحہ (۳۹۷) و (۴۲۹) کو دیکھکر معلوم فرمائیں اور جو جو شبہات یہہ لوگ کرتے ہیں رسالہ السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول میں اُن کے جوابات شافیہ موجود ہیں اس فتوے میں گنجائش اُسکی نہیں اس واسطے متروک کئے گئے واللہ سبحانہ تعالی الموفق للحق والصواب الیہ المرجع والمآب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

مواہیر عُلمائے بریلی وبدایون و دہلی

محمد رضا خاں قادری
محمد عبد الرحمن عرف

نصیر الدین حسن خاں

محمد سنی حنفی قادری
ولد مولوی احمد رضا خاں
عرف
محمد حامد رضا خان

سلطان محمد عبد القادر خاں احمدی

محمد عبد القادر البدایونی

عبد القادر عفی عنہ

عبد القیوم القادری البدایونی

محمد عبد الرشید عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ دہلی

مواہیر عُلمائے حیدرآباد دکن ریاست نظام

محبوب نواز الدولہ
مفتی اول سنہ ۱۳۰۵ھ

نادر الدین

محمد خلیل الرحمن

محمد حبیب الرحمن

سید عبد الحی

سید مصطفیٰ قادری

خواجہ شرف الدین قادری

الٰہی بخش شاہ حنفی قادری نقشبندی
چشتی نظامی فخری عفی عنہ

عبد الواحد منتظم مدرسہ
ابو العلائی

عبد الصمد عفی عنہ

محمد عبد الغنی ولد شیخ اعظم
مدرس مدرسہ ابو العلائی

ولی محمد خاں طالب العلم
مدرسہ ابو العلائی

سید اعظم علی

سید ممتاز

سید عمر علی شاہ
قادری عفی عنہ

سید غلام غوث شطاری
کان اللہ لہ

عبد النبی الامی سید حیدر شاہ
الحنفی القادری

سید محمد علی شطاری عفی عنہ

سید محمد میر قادری

صورت مذکورہ سوال میں عمرو کا زید کو مشرک و کافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے اپنا یہہ اعتقاد بیان کیا ہے کہ اللہ تعالی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے یہہ ہرگز شرک نہیں۔ ہاں جو صفت مختص بذات باری تعالی ہے وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا مختص بذات باری جل جلالہ ہے۔ مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و باستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہیں کیا پس زید کو کافر و مشرک کہنا بیجا و باطل ہے واللہ اعلم۔

حررہ محمد لطف اللہ مفتی العدالۃ العالیۃ فی السلطنۃ الآصفیۃ

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ ہجری المقدس از مقام علیگڈھ

حق تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب لاتعد ولاتحصی عنایت فرمایا جو لوگ علم غیب رسول کا انکار کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں

محمد عبدالکریم صدر مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن

بیشک جمیع اشیاء کا علم بالذات صفت مختصہ باری تعالی ہے اس میں غیر کو شریک کرنا شرک ہے اور علم غیب بالواسطہ کو کفر و شرک کہنا بیجا ہے اور مجیب نے جو جواب لکھا ہے وہ درست ہے۔

واللہ اعلم

بندہ ضعیف محمد حسین مدرس مدرسہ نظامیہ حیدرآباد دکن عفی عنہ

واضح ہو کہ مولانا بشیر الدین صاحب نے اپنی کتاب منیر الدین میں تحریر کیا ہے کہ جو مضمون کہ دربارۂ علم غیب وغیرہ مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اُس پر علمائے حرمین شریفین کی مہریں ثبت ہیں پس چونکہ وہ مضمون بہت طول تھا لہذا حسب الارشاد حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی مضمون علم غیب کی تلخیص کی گئی پھر اُس پر حضرت حاجی صاحب نے مہر کی اور اُس وقت مکہ معظمہ میں مولانا انوار اللہ خاں صاحب بہادر اُستاد رئیس حیدرآباد دکن جو مشاہیر علمائے عظام سے ہیں موجود تھے آپنے بھی دستخط سے مزین کیا اور بعض علمائے حاضرین نے بھی دستخط و مہریں کیں خلاصہ اُس کا تحریر کیا جاتا ہے۔ وھو ھذا۔

شیطان لعین کے وسعت علم کو نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلے اللہ وسلم علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو شیطان کے علم سے کم کہنا توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلم مخلوقات ہیں۔ تفسیر نیشاپوری میں آیۂ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے تحت میں لکھا ہے والظاھر انما اسرار وحقایق

ومعارف لا یعلمها الا اللہ ورسولہ تفسیر مدارک وخازن وغیرہما
میں ہے وعلمک من خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب
مسلم شریف میں بروایت عمرو بن اخطب وارد ہے فاخبرنا بما کان
وبما ھو کائن پس خبر دی ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس چیز کی
جو ہو چکی اور ہونیوالی ہے اور مواہب لدنیہ میں ہے اخرج
الطبرانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیھا والی ما ھو کائن الی
یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ھٰذہٖ اس حدیث کو امام سیوطی نے
خصائص کبریٰ میں نقل کیا ہے۔ پس بشہادت قرآن وحدیث علمائے
اہل سنت وجماعت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو علم ما کان وما یکون حاصل ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا میں
اور علامہ ملا علی قاری نے اُسکی شرح میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے مدارج النبوۃ وغیرہ میں اس پر تصریح کی ہے۔ ما کتب فی ھذا
القرطاس صحیح لاریب فیہ

عبد الحق عفی عنہ

تحریر بالا صحیح ودرست ہے موافق اعتقاد فقیر کے ہے۔ اللہ تعالی اُسکے
کاتب کو جزائے خیر دے

محمد امداد اللہ فاروقی

الجواب صحیح | محمد انوار اللہ استاد رئیس حیدرآباد دکن | محمد حمزہ | محمد نور الدین

مواہیر علمائے بمبئی وسورت وبنگلور ومدراس

عبد الغفور عفی عنہ

خادم الشرع قاضی شیخ محمد

قاضی اسمٰعیل ابن
قاضی غلام علی

بحبل اللہ الجلیل خادم
المتمسک
الشرع قاضی اسمٰعیل

محمد عمر الدین

حسن

مرزا محمد

احمد ابن المولوی الشیخ
عبد القادر الجتیکر۔

محمد عبد الرزاق نقشبندی

محمد صدیق مدرس مدرسہ اعلیٰ
و مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

سید حسن

محمد عبد القادر

احمد علی

قمر الدین

قاضی سید شاہ عبد القدوس قادری
بنگلوری ناظم مدرسہ قدوسیہ جامع العلوم

سید محمود قادری

محمد عظیم الدین

سید عبد الباسط میر مدرس
مدرسہ جامع العلوم

محمود بن صبغۃ اللہ
کان اللہ لہما

عبید اللہ

اللہ
خادم الشریعت الغراء
المولوی عبید قاضی
اہلسنت مدراس

محمد قدرت حلیم

نقل فتویٰ علامۂ دھر فہامہ عصر فاضل اجل عالم باعمل حاوی فروع واصول جامع معقول ومنقول مولانا مولوی احمد حسن صاحب چشتی صابری کانپوری خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زید قول واعتقاد مذکور سے کافر و مشرک نہیں ہے اس لئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الدلالتہ سے ثابت نہیں غایت ما فی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوٰۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے۔ پس علمائے محققین نے اُن میں تطبیق باین طور دی ہے کہ علم غیب بالذات وبلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار جہتین پس کسی شق میں کفر نہیں ہے اور اشراک شرع میں نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر و بعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ تعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی مفاد کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ کا ہے پس اشراک اثبات واعتقاد دوسرے معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے

پس اشتراک اثبات و اعتقاد و موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دو معنی اشتراک کے نہیں ہوئے پس زید کیونکر مشرک ٹھیرا اور اگر یہہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اثبات و اعتقاد صفات مختصہ ذات باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ اشتراک ہے۔ چنانکہ مزعوم عوام اور بعض علمائے ظواہر یہی ہے تب بھی زید اعتقاد مذکورے کا فرد مشرک نہیں بنتا اس لئے کہ خاصہ باری عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہہ ہے کہ علم بالذات اُمور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال و موجود فی المآل و فی الماضی ہوں خواہ معدوم ازلاً و ابداً خواہ اُمور کونیہ سے ہوں خواہ غیر کونیہ سے بایں طور کہ گاہے غفلت و نسیان بہیچ نوع اُس پر طاری نہ ہو۔ خاصہ حق سبحانہ تعالی ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ و التسلیم کیلئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہہ کہتا ہے کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والتسلیم کو علم اُمور کونیہ اور احاطہ اُن کا عنایت کردیا ہے نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع اُمور کا ہے خواہ کونی ہو خواہ غیر کونی۔ اہل باطن و کشف جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے ہیں اور کہتے ہیں اگر عمر دسنے گا خدا جانے کیا کہے گا۔ اب میں کچھ عبارت ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوٰۃ کی شان مبارک میں کیا

اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفۃ فی ھذا التمیز علی قدر
الاطلاع فمن الارواح من ھو قوی فی الاطلاع ومنہا من ھو ضعیف فیہ واقوی الارواح
فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شیئ من العالم
فہی مطلعۃ علی عرش وعلوہ وسفلہ ودنیا وآخرہ ونارہ
وجنتہ لان جمیع ذلک خلق لاجلہ صلی اللہ علیہ وسلم فتمیزہ
علیہ السلام خارق بھذہ العوالم باسرھا فعندہ تمیز فی
اجرام السموات من این خلقت ومتی خلقت ولم خلقت والی این تصیر
فی جرم کل سماء الخ الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی
ھذا مزاحمۃ للعلم القدیم الازلی الذی لانہایۃ لمعلوماتہ
وذلک لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی ھذا العالم فان اسرار
الربوبیۃ والاوصاف الالہیۃ التی لانہایۃ لہا لیست من ھذا العالم
فی شیئ ثم الروح اذا احبت الذات امدتہا بھذا التمیز فلذلک
کانت ذاتہ الطاھرۃ صلی اللہ علیہ وسلم تمیز ذلک التمیز السابق
وتخرق بہ العوالم کلہا فسبحان من شرفہا وکرمہا واقدرہا
علی ذلک انتہی صفحہ ۲۴ کتاب الابریز الذی تلقاہ نجم العرفان
الحافظ سیدی احمد بن مبارک عن قطب الواصلین سیدی
عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہٗ
سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب کے ولقد
رایت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد المخلوقات الناطقۃ

والصامتة و الوحوش والحشرات والسموات ونجومها
والارضين وما فيها وكرة العالم باسرها تستمد منه ويسمع
اصواتها وكلامها فى لحظة واحدة ويمد كل واحد بما يحتاجه
ويعطيه ويصلحه من غير ان تشغله هذا عن هذا بل اعلى العالم
واسفله بمنزلة من هو فى حيز واحد عنده ثم يرجع هذا الولى
فينظر فيرى مدده من غيره وهو النبى صلى الله عليه وسلم من الحق
سبحانه فيرى الكل منه تعالى ابريز صفحه ۲۵ واعظم الارواح
علما واقواها نظرا روحه عليه الصلوة والسلام لانها يعسوب
الارواح فهى مطلعة على جميع ما فى العوالم كما سبق دفعة
واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها
وبين ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة
حتى صارت الذات مطلعة على جميع ما فى العالم مع عدم طوق
الغفلة لها فى ذلك لكن الاطلاع ليس الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعة واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات على
سبيل التدريج والترتيب بمعنى انها ما من شيئ تتوجه اليه فى
العالم الا وتعلمه لكن علمه لا يحصل الا بالتوجه فاذا توجهت
الى شيئ آخر علمته وهكذا حتى تاتى على ما فى العالم فلها
التسلط فى العلم على ما فى العالم ولكن بتوجه بعد توجه
ولا تطيق الذات ما تطيق الروح من حصول ذلك دفعةً

واحدۃ ولکن ایختلفان فی عدم الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما
سبق تفسیرہ واما فی الذات فھو بالنسبة الی توجھا بمعنی انھا اذا
توجھت الی شیء یفوتھا ولا یلحقھا وفی توجیھا الیه سھو ولا غفلة
ولا نسیان واما اذا لم تتوجه الیه فانھا قد تغفل عنه ویقع لھا
فیه السھو والنسیان ولھذا قال صلی اللہ علیه وسلم کما فی
صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت تذکرونی
قال ذلک صلی اللہ علیه وسلم حین وقع له السھو ولھذہ
ابریز صفحہ (۲۵) ھ

دل مرتضےٰ
جان احمد حسن

کتبه احمد حسن عفی عنه مقیم کانپور

واضح ہو کہ وہ فتوی جو مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری نے تحریر فرمایا اور اُس پر علمائے حرمین شریفین کی تقریظیں اور مہریں ثبت ہیں بسبب طوالت بالاستیعاب نقل نہیں کرتے بلکہ ملخصاً تحریر کرکے علمائے موصوفین کے اسمائے گرامی درج کریں گے وہو ہذا۔

والدلائل القطعیة علی وسعة علمه صلی اللہ علیه وسلم منھا آیة فاوحی الی عبدہ ما اوحی وعلمک ما لم تکن تعلم وقال المحدث الدھلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیه وسلم اوتیت علم الاولین والاخرین والاحادیث الصحیحة مثبتة لوسعة علمه صلی اللہ علیه وسلم منھا ما فی بدء الخلق فی الصحیح البخاری عن عمر رضی اللہ تعالی عنه قال قام فینا النبی صلی اللہ علیه وسلم مقاماً

فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار منازلهم قال الطیبی دل ذلک علی انه اخبر عن جمیع احوال المخلوقات وفی الصحیحین عن حذیفة قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبة ماترک فیها شیئًا الی قیام الساعة قال العینی فی حاشیة علی البخاری **قوله** ماترک فیها شیئًا ای من الامور المقدرة من الکائنات فی کتاب الفتن واشراط الساعة وصحیح مسلم عن حذیفة قال اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاخبرنا بما کان وما هو کائن وفی المشکوة فتجلی لی کل شیئ وعرفت قال المحدث الدهلوی تحته پس ظاهر شد وروشن شد مرا هر چیز از علوم وشناختم همه را الخ وقال العلامة القسطلانی فی المواهب اذ لافرق بین موته وحیاته فی مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلی لاخفاء به فهذه الآیات والاحادیث الصحیحة نصوص صریحة فی انه صلی اللہ علیہ وسلم اطلع علی جمیع احوال الموجودات والامور المقدرة من الکائنات وما کان وما یکون فنعلم ان انکار اعتقاد علمه صلی اللہ علیہ وسلم لایقول واحد من المسلمین سوی الوهابیین من المکذبین فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین ؁

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال مکہ	مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل
مفتی المالکیہ محمد عابد الدین حسین مکہ	مفتی الحنابلہ خلف ابراہیم مکہ

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبدالسلام والغستانی مدینہ منورہ

سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم مدرسۂ مدینہ منورہ | عبدالحق مہاجر الہ آبادی

عبداللہ السندہی

اسمائے گرامی مدرسین مدرسۂ صولتیہ

محمد رحمت اللہ مہاجر مکی | عظمت علی | عبدالسبحان | سید اعظم حسین | محمد نور | محمد سعید

ان تمام تحاریر بالا سے ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون من جانب اللہ حاصل تھا اور بعض اعتراضات جو وہابی لوگ کرتے ہیں اسکا جواب بھی دیدیا گیا اور مؤلف صاحب نے رسالہ علم غیب میں چند اعتراض کئے ہیں اُن کا جواب بھی دیدیا جائے گا مگر پہلے اشارہ کیا گیا تھا کہ مؤلف نے غیر متیقن بنجاتہ کے ترجمہ میں بہت ہی غت ربود کیا ہے اس لئے مناسب ہے کہ اُس کو بیان کر دیا جائے۔ رسالہ علم غیب میں جو فتوی نقل کیا گیا ہے اُس میں صفحہ (۲۰) میں یہہ فقرہ ہے لانہ متردد فی امرہ غیر متیقن بنجاتہ لما صح من الاحادیث الخ اس کا ترجمہ مؤلف نے صفحہ (۲۴) میں اس طرح بیان کیا ہے "اس لئے کہ تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرنیوالے ہیں اُس کی نجات کا جیسا کہ صحیح ہوا ہے احادیث سے" (لانہ) میں ضمیر واحد ہے اور (فی امرہ) میں ضمیر واحد ہے متیقن صیغۂ واحد ہے اور (بنجاتہ) میں ضمیر واحد ہے

تو اب سوال یہہ ہے کہ ترجمہ میں (اُن کے) اور نہیں یقین کرنیوالے
ہیں لفظ جمع کیوں اختیار کیا گیا - واحد کا ترجمہ واحد ہی سے چاہیئے یہہ
جہالت ہے یا نہیں؟ اگر یہہ کہا جائے کہ چونکہ مراد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میں لہذا عظمۃ لفظ جمع لائے تو میں کہتا ہوں کہ (اُن کے اور
نہیں یقین کرنے والے میں) دو جائے تو تعظیم کیگئی اور پھر نجاتہ کا ترجمہ
اُس کی نجات کا خلاف تعظیم واحد سے کیوں ہوا - اب بھی آپ کی ترکی
تمام ہوئی یا نہیں اصل امر یہہ ہے کہ صحیح ترجمہ اُس کا یہہ ہے کہ -
(اس لئے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر متیقن تھے ساتھ اپنی
نجات کے) یعنے آنحضرت کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا مولف نے دیکھا
کہ اگر یہہ صحیح ترجمہ لوگوں کو معلوم ہو جائے گا تو میرا اور دیگر وہابیوں کا
بھید کھل جائے گا اور عوام الناس میں غلغلہ پڑجائے گا کہ دیکھو ان وہابیوں
گمراہوں کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات
کی بھی خبر نہ تھی اور جن کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ ہو اُن کو اور باتوں کی کیا
خبر ہو سکتی ہے اور وہ کسی کے کیا کام آسکیں گے اس لئے مولف نے
چالاکی اور بے ایمانی سے دو جگہ تو لفظ جمع کا لکھا اور ایک جگہ واحد
اس طرح تردد رکھا گیا ہے کام میں اُن کے نہیں یقین کرتے ہیں اُس کے
نجات کا تاکہ اصل مطلب غت ربود ہو جائے اور عوام یہہ سمجھ جائیں کہ
یہہ نہ یقین کرنے والے اور لوگ ہیں کہ اُس کی نجات کا یقین نہیں کرتے
ہیں بھلے مانس کو ذری غیرت اور شرم نہیں کہ اس مکاری و عیاری سے

کیا فائدہ - کیا اہل علم اس بلدہ میں نہیں ہیں جو یہہ چالاکی و سفاکی ظاہر کردیگے
اور صاف عبارت کا مطلب بیان کردیں گے کہ وہابیوں کا یہہ اعتقاد ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نجات کی خبر نہ تھی اور یہی محمد بن
عبدالوہاب نجدی نے کتاب الشرک والتوحید میں نقل کیا ہے چنانچہ اوپر
مذکور ہوا اور لما صح من الاحادیث صاف اس بات پر دال ہے کہ عدم
علم نجات رسول احادیث سے ثابت ہوچکا ہے اور یہہ امر محقق ہے اب ہر
شخص جان سکتا ہے کہ پس یہی مذہب مؤلف ہے کیونکہ بلا تکبیر ترجمہ کردیا
اور اُس پر اعتراض و انکار نہ کیا جس سے واضح ہے کہ یہہ بات اُن کے
نزدیک مسلم الثبوت ہے - اب مؤلف صاحب سے کہا جاتا ہے کہ مفتی
صاحب نے تو الی آخر ما فی المرقات کہکر ٹالدیا لیکن مہربانی فرماکر آپ
مرقاۃ سے اور دیگر کتب سے ثابت کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی اور یہہ امر محقق وطے شدہ علمائے اہل سنت وجماعت
ہے اگر آپ کہیں کہ میں نے صرف نقل کیا ہے اور یہہ میرا اعتقاد نہیں
تو جناب والا یہہ ہرگز مسموع نہ ہوگا - آپ کو لازم تھا کہ اس پر اعتراض کرتے
اور اپنا اعتقاد بیان کرتے کہ یہہ میرے اعتقاد کے خلاف ہے اور یہہ کہتے
کہ وہابیوں کا مقولہ ہے میں اس کے مخالف ہوں اور جب کہ آپ نے
ایسا نہ کیا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ وہابیوں کا اعتقاد تو آپ نقل کریں
اور بلا تنکیر اُس کو مان لیں پھر آپ سنی کیونکر ہوسکتے ہیں - بار بار جو آپ
لفظ علمائے اہل سنت لکھتے ہیں اُس سے بجز ابلہ فریبی کے کیا نتیجہ پھر میں

مکرر سہ کرر کہتا ہوں کہ ذرا بھی غیرت وشرم دامنگیر ہو تو یہی تبلا دیجئے کیا علمائے اہل سنت وجماعت کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی جو فتوی ہم نے نقل کیا ہے اگر اُس میں یعنی بخاری شریف کی روایت (ھنیئاً لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ما ذا یفعل فما ذا یفعل بنا) مطالعہ کریں گے اور آیت لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر اور دیگر آیتیں واحادیث جو فتوے میں تحریر کیے گئے پڑھ لیں گے تو اُمید قوی ہے کہ اپنے اعتقاد ناپاک سے تائب ہوں گے مگر یہہ یاد رہے کہ جب تک آپ علی الاعلان مکہ مسجد یا کسی مشہور مقام میں توبہ نکریں گے تو عوام بھی سمجھیں گے کہ مؤلف رفیع الدین صاحب کا یہہ اعتقاد ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کی خبر نہ تھی کیونکہ آپ نے اسکو بلا انکار تسلیم کر لیا ناظرین ایک عجیب امر ملاحظہ فرمائیں کہ صفحہ (۲) میں مؤلف صاحب تحریر کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا علمت علم الاولین و الآخرین یعنے تعلیم کیا گیا ہوں میں علم اولین وآخرین کا یہہ نہیں سمجھتے علم جو اولین وآخرین کا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا نہ یہہ کہ علم خداوند تعالی جل جلالہ کا ابن مسعود سے مروی ہے من اراد العلم فعلیہ بالقرآن فان فیہ خبر الاولین والآخرین الی قول اور کہا مزنی نے کہ قرآن تمامہ علم اولین وآخرین کا ہے مؤلف صاحب اقرار کرتے ہیں کہ علم اولین وآخرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوا مگر یہہ علم خداوند تعالی کا نہیں ماشاء اللہ چشم بد دور یہہ علم اولین وآخرین خدا

کا علم نہیں تو پھر کس کا علم ہے کیا لوح محفوظ میں اولین و آخرین کا حال مندرج
نہیں اگر کہتے ہو کہ نہیں ہے تو یہہ محض جہالت ہے ہم نے جو فتوی نقل کیا ہے
مطالعہ کیجئے اور اگر کہتے ہو کہ علم اولین و آخرین لوح محفوظ میں موجود ہے
پھر اُس کے علم باری ہونے میں کیا شک رہا - آپ کا یہہ کہنا کہ مگر یہہ علم
اولین و آخرین کا ہے خداوند تعالی کا علم نہیں جہالت اور ضلالت نہیں
تو پھر کیا ہے اور طرہ یہہ کہ پہلے تو کہا کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں
اور پھر ابن مسعود کا قول نقل کیا کہ جسکو منظور ہو علم پس وہ قرآن لازمی
پکڑے کیونکہ اُس میں خبر اولین و آخرین ہے اور مزنی کا یہہ مقولہ کہ
جمیع القرآن علوم الاولین و آخرین ہے اس عبارت سے ثابت ہو گیا ہے
کہ علم اولین و آخرین قرآن پاک میں مندرج ہے اور قرآن مجید علم باری
لہذا علم اولین و آخرین کا علم الٓہی ہونا ثابت ہو گیا خلاصہ یہہ کہ پہلے تو
انکار کیا پھر بفحوائے دروغ گورا حافظہ نباشد - اُسی کے خلاف نقل کیا
اب کوئی مؤلف سے دریافت کرے کہ آپ کے کلام میں تناقض ہے
پہلے آپ نے انکار کیا پھر اقرار کیا اب کونسی بات تسلیم کیجائے سچ
یہہ ہے مؤلف صاحب کا کوئی قصور نہیں یہہ فتور وہابیوں کا ہے کہ
ایک ایسے شخص کو (کہ جس کو یہہ بھی خبر نہیں کہ جب علم اولین و آخرین
قرآن میں مندرج ہے پھر بھی کہتا ہے کہ علم اولین و آخرین خدا کا علم نہیں
تحریری مباحثہ کیلئے آمادہ کیا اور یہہ خیال نہ کیا کہ لینے کے دینے پڑینگے
اور ایسا ہو گا کہ اپنے ہاتھ کلہاڑی اپنے سر پر مارلی - افسوس صد افسوس

وہ بیچارہ کیا کرے گا جو کچھ آتا ہے بس اُسی کے مطابق ہاتھ پاؤں مارتا ہے
اور بسبب جہالت کفریات بکتا ہے اب اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا کہ
علم اولین وآخرین جو قرآن شریف میں موجود ہے اُس کو کہتا ہے کہ یہہ
علم خدا کا نہیں گویا اُس نے قرآن کا انکار کیا کیونکہ جو کچھ قرآن شریف
میں ہے وہ خدا کا علم ہے اور جب مافی القرآن کو علم باری سے خارج
کیا تو لازم آگیا کہ قرآن علم باری نہیں وھو الکفر الصریح استغفر اللہ
من ذالک ضمیمہ کے صفحہ (۱۲) میں ہے بہر حال اُن کا مطلب بہ تمامہ
عطا ہوا تو ثابت نہیں ہوتا **اقول** - آپ کے خیال میں آگیا کہ تمامہ
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہو گیا کہ یہہ دعوی اہل سنت
سے ہرگز نہیں - کوئی اہل سنت سے یہہ نہیں کہتا کہ جملہ معلومات الہیہ پر
احاطہ علم رسول ہو گیا - آپ فتوی بخوبی غور سے پڑھیں صرف یہہ
ظاہر کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون
جو بعض معلومات الہیہ سے مرحمت ہوا - دلایل فتوی میں بکثرت موجود
ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہاں کچھ اور تحریر کر دیتے ہیں -
روح البیان میں ہے وقد قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ماکان وسیکون یعنے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں
ایک قطرہ ٹپکایا گیا پس جان لیا میں نے ماکان وسیکون کو اور
تفسیر عرائس البیان میں تحت آیہ کریمہ وعلمک مالم تکن تعلم کے ہے

ای علمک عواقب الخلق و علم ما کان و ما سیکون اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو علم ما کان و ما یکون عنایت کیا گیا اگر کوئی اعتراض کرے کہ علم ما کان و ما یکون بعض معلومات الہیہ ہے یہہ کیونکر تسلیم کیا جائے تو جواب اُس کا یہہ ہے کہ ما کان و ما یکون صرف موجودات کو شامل ہے اور معدومات ممکنہ و ممتنعات ذاتیہ و ما یترتب علیہا الآثار والاحکام کو شامل نہیں اور معلومات الہیہ کا اطلاق سب پر آتا ہے چنانچہ پیشتر ہم نے بیان بھی کیا اور فتویٰ بھی مندرج ہے بس ثابت ہے کہ علم ما کان و ما یکون بعض معلومات الہیہ ہے تفسیر روح البیان کا حوالہ ابھی اوپر نقل کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو علم ما کان و ما یکون دیا گیا اور اسی

تفسیر روح البیان صفحہ ۳۷۵ میں ہے علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ

قطرۃ من سبعۃ البحر و علم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ

وسلم بھذہ المنزلۃ و علم نبینا من علم الحق سبحانہ بھذہ المنزلۃ یعنے علم اولیاء اللہ کا بمقابلہ علم انبیاء بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم انبیاء کا بمقابلہ علم محمد صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ ایک قطرہ کے ہے سات دریاؤں سے اور علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم حق سبحانہ تعالی شانہ سے یہی نسبت ہے۔ صاحب روح البیان نے ایک جگہہ تحریر فرمایا ہے کہ علم ما کان و ما یکون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوا اور دوسری جگہہ لکھتے ہیں کہ علم رسول بمقابلہ علم الہی کم ہے تو ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے واضح ہوا کہ علم ما کان و ما یکون

جو آنحضرت کو عنایت ہوا وہ بمقابلہ معلومات آلہیہ بعض ہے نہ تمام علم خدا
بیچارے مولف کو ان باتوں سے کیا علاقہ اُسکو تو چاہیے کہ وہ ہمیشہ یہی
صدا لگاتا رہے کہ آنحضرت کو اپنے خاتمہ کی خبر نہ تھی - افسوس صد افسوس
قولہ صفحہ ۱۵ - اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
پر بہتان اُٹھنے سے عرصہ دراز تک رنجیدہ رہے الی قول اگر علم غیب ہوتا تو
کیوں رنجیدہ ہوتے - **اقول** حدیث افک میں یہہ الفاظ موجود ہیں فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعذرنی من رجل بلغنی اذاہ
فی اھلی فواللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا وقد ذکروا رجلا ما علمت
علیہ الا خیرا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص مجھے معذرت
کریگا ایسے شخص سے جس نے ہماری اہل کو ایذا پہنچائی - پس قسم اللہ تعالی
کی نہیں جانتا ہوں میں اپنے اہل پر مگر خیر اور جس مرد کی نسبت اُنھوں نے
ذکر کیا نہیں جانتا ہوں میں مگر خیر - اس سے ہویدا ہے کہ آپ کو حضرت
صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نسبت شک وشبہ نہ تھا اُن کی پاکدامنی و عصمت
پر کلی یقین تھا اسیواسطے آپ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ میں اپنی اہل پر بجز خیر کے
کچھ اور خیال نہیں کرتا مجھ کو ان کی عصمت کا یقین ہے ہاں البتہ منافقوں کی
افواہ اور جھوٹی خبر دینے سے آپ کو ایذا پہنچی اور اسیوجہ سے آپ رنجیدہ تھے
بس رنج کی یہہ وجہ ہے نہ یہ کہ آپ کو شک تھا اور علم براءت حاصل نہ تھا
ان وہابیوں کو ایسا خیال ناپاک مبارک رہے - ہم تو یقین رکھتے ہیں
کہ جب آنحضرت صلعم نے قسم کھا کر بیان فرمایا تو صاف صاف نمایاں ہو گیا

کہ آپ کو علم برأت تھا رہا تفتیش فرمانا اور تحقیقات کرنی اُس میں محض تشریع منظور تھی۔ آپ برأت وحی سے چاہتے تھے تاکہ منافقوں کی زبان طعن بند ہو اگر آپ بطور خود برأت فرما لیتے تو منافقین و مخالفین کہتے کہ دیکھو غیروں کے معاملات میں کس طرح تحقیقات کیجاتی ہے اور خود اپنے معاملہ میں تحقیقات نہیں کرتے۔ پس بدون وحی مقتضائے مصلحت وقت نہ تھا کہ آپ بذاتہ اپنی طرف سے برأت فرماتے۔ مختصر حاشیہ علامہ جلال الدین سیوطی علی البخاری مطبوعہ مصر صفحہ (۲۹۲) میں ہے سید الوجود صلے اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شیئ وانما خفی علی من رأوا صورۃ لا تخلو غالبا عما قالوہ فانظر ما علمہ من الوحی وآدم بین الماء والطین فکون تلون الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الذین بعدہ الی یوم القیامۃ کیف یفعلون بالاسرار کما حتی جاء علمہ برفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل اس عبارت سے ظاہر ہے کہ آنسرور موجودات صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی شئی مخفی نہیں ہے۔ انہیں لوگوں پر پوشیدہ رہا جنھوں نے یہہ جانا کہ ایسی صورت (یعنے تہمت جیسی عائشہ صدیقہ پر لگائی تھی) غالبا اُس امر سے خالی نہیں ہوتی ہے کہ جس امر کی تہمت لگاتے ہیں۔ یعنے ایسے بدگمان لوگوں پر پوشیدگی رہی نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جنکی ذات ایسی بدگمانیوں سے بلند و بالا اور پاک ہے

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ایسی حالت میں ہو چکا تھا کہ حضرت
آدم کے پتلے کا خمیر پانی و مٹی کے درمیان تھا پس یہہ تلون (تفتیش و
سوال و مشورہ) و معاملہ شاک بالامر کا سا سواسطے حضرت نے کیا کہ تعلیم
کریں اپنی اُمت وارثین علم نبوی کو جو بعد آپ کے قیامت تک ہونیوالے ہیں
کہ وہ بھی اسرار کو اسیطرح پوشیدہ کریں۔ یہ معاملہ شاک بالامر کا سا آپنے
اُس وقت تک کیا کہ جب تک علم براءت اُن لوگوں کو نہ آگیا جن پر یہہ
معاملہ پوشیدہ تھا خلاصہ یہہ کہ آپ کو براءت کا علم تھا مگر مصلحت تعلیم
اُمت کے باعث معاملہ مذکورہ ایک حد تک کیا گیا۔ پس حدیث افک کو
دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر عداوت و موجب طعن علی الرسول ہے۔
قولہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدعی و مدعا علیہ کی روبداد
پر فیصلہ کر دیتا ہوں جو شخص جھوٹا ہے اور اُس کی چالاکی کے سبب اگر ناحق
اُس کی طرف فیصلہ ہو گیا تو گویا آگ کا ٹکڑا اُس کو ملا اگر علم غیب ہوتا
اپنے فیصلہ فرمائی ہوئی چیز کو آگ کا ٹکڑا کیوں فرماتے **اقول** ماشاء اللہ
خوب مطلب سمجھکر نتیجہ نکالے جو کچھ غبار عداوت تھا ظاہر کر دیا جناب عالی
ملاحظہ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ظاہر معاملہ
دیکھتا ہوں ثبوت دعوی کا ہے یا نہیں روئیداد ظاہری (ثبوت ظاہری
یعنے موافق شرع شریف کے بینہ عادل پائے جائیں۔ اگر گواہ نہوں تو
مدعی علیہ سے قسم لیجائے بہر حال جو جو احکام شرع ہیں) پر بحکم کتاب اللہ
فیصلہ کرتا ہوں۔ اب جو زیادتی کریگا یعنے جھوٹے گواہ بنا کر یا طمع سازی کرکے

معاملہ جیت لیگا وہ آپ قیامت کے روز سزا پائے گا - خلاصہ یہہ کہ میں تو
رو ئداد کے موافق فیصلہ کرونگا کیونکہ مجھکو بھی حکم خداوند تعالی کا ہے اب
اگر دروغ گوئی و ملمع سازی جو کریگا وہ آپ سزا پائے گا ہمیں کچھ غرض نہیں
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ میں یہہ فرمایا کہ دیکھو یہہ
بچہ جو پیدا ہوگا وہ کس کی شکل پر ہوتا ہے پس وہ زانی کی شکل پر پیدا
ہوا تو آپ نے ارشاد کیا کہ میں نے فیصلہ موافق روئداد ظاہری کے کیا
جس کے باعث یہہ شخص بچگیا ورنہ برابر حد شرعی اس پر قایم کرتا وہاں تو حدیث
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ واقف تھے لیکن اپنے مافی الضمیر کے
موافق آپ نے فیصلہ نہ کیا کیونکہ حکم الہی اس طرح نہیں ہے - پس باعتبار
روئداد ظاہری آپ حکم خدا بجالائے کوئی ذیعقل بھی تسلیم کریگا کہ موافق
روئداد ظاہری فیصلہ کرنا مستلزم عدم علم غیب کو ہے ہرگز نہیں -
ہاں دشمن رسول سے عجب نہیں ہم یہاں ایک تقریر کرتے ہیں جس سے
مؤلف کی کئی باتوں کا جواب ہو جائیگا -

واضح ہو کہ فتوی مولانا احمد حسن صاحب کانپوری میں بحوالہ کتاب ابریز
مطبوعہ مصر منقول ہے کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارک بہ نسبت جملہ ارواح کے اقوی ہے کہ اُس سے عالم میں کوئی شئے
محجوب نہیں ہوئی پس وہ روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطلع ہے عرش و
علو عرش پر اور تحت العرش دنیا و آخرت لے در نار و جنت جملہ اشیا پر کیونکہ یہ تمام عالم تو آپ ہی
کے باعث پیدا ہوا ہے پھر اس کے چند سطور کے بعد فرماتے ہیں کہ یہہ انکشاف عوالم اُسوقت ہے جبکہ

روح مبارک اُس طرف متوجہ ہوا ور درصورت عدم توجہ اُس سے غفلت ہو جاتی ہے اور سہو ونسیان واقع ہو جاتا ہے اس لئے صحیح بخاری میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں بشر ہوں بھولتا ہوں جس طرح تم بھولتے ہو پس جب بھولوں تو مجھکو یاد دلاؤ۔ پس اس سے واضح ہو گیا کہ اگر کسی وقت کوئی معاملہ آپ پر پوشیدہ رہا جیسا وہ کتے کا بچہ مکان میں تھا اُس کے باعث وحی نہ آئی۔ یا جو حضرت عثمان غنی کے متعلق غلط خبر شہادت کی اُڑائی گئی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مکرر بیعت لینا جیسا کہ صلح حدیبیہ میں یہ واقعہ ہوا۔ یا وہ واقعہ کہ نعلین مبارک میں نجاست لگی تھی آپ نے عین نماز میں باعلام جبرئیل پاؤں سے علیحدہ کیا اس کے مثل اور جو کوئی واقعہ ہو اُس کے یہی معنی ہیں کہ اُس وقت روح مبارک کو اُس طرف توجہ نہ تھی بلکہ اور سمت توجہ تھی مثلاً مشاہدہ ذات ومستغرق فی الصفات ہوں جس کے باعث اُس طرف سے ذھول ہو گیا۔ یہ تو عین وصف رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ان واقعات کو دلیل عدم علم غیب قرار دینا سراسر جہالت و بلادت وموجب عداوت ہے مثنوی شریف میں مولانا روم ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں اور اُس کے تحت میں حضرت مولانا عبد العلی بحر العلوم لکھنوی کیا لکھتے ہیں ناظرین ملاحظہ کریں۔

شعر

اندریں بودند کا واز صلا | مصطفیٰ بشنید از سوئے علا
نو است آب ہٖ وضو را تازہ کرد | دست ورو را شست او زاں آب سرد

دست سوئے موزه برد آن خوش خطاب | موزه را بر بود از دستش عقاب
در فتاد از موزه یک مار سیاه | زان عنایت شد عقابش نیک خواه
پس رسولش شکر کرد و گفت ما | این جفا دیدیم خود بد آن وفا
گرچه ہر غیبی خدا ما را نمود | دل دران لحظه بخود مشغول بود
مار در موزه ببینم در ہوا | نیست از من عکست اے مصطفی

بحر العلوم فرماتے ہیں پس معنی بیت اینچنین ست که دل بخود مشغول بود که نفس دل را مشاہده میکرد ذات باحدیت با جمیع اسماء در دلست پس بسبب استغراق درین مشاہدات توجہ بسوئے اکوان نه بود پس بعض اکوان مشغول عنه ماندند و این وجه وجیه است الخ مقصود آنست که باوصف نزول بشریت دل در تماشائے نفس خود بود و التفات بسوئے اکوان که غائب از حس بودند نبود یا این تماشه و التفات بآن چون بردن عقاب دیدهٔ مزاج بر عقاب برہم شد و این منافی آن تماشا نیست و نیست مراد از استغراق محویت یا فنا تا درہم بودن صورت نه بندد - مولانا عبد العلی بحر العلوم نے فرمایا که بسبب استغراق اکوان کی سمت توجہ نه تھی اس لئے بعض اکوان مشغول رہے موزه میں سانپ تھا آنحضرت کو معلوم نہ ہوا عقاب اوپر اڑالیگیا اُس میں سے سانپ گرا تو آپ نے فرمایا که اگرچہ ہر غیب خداوند تعالی نے مجھکو عنایت کیا لیکن دل اُس وقت اور سمت مشغول تھا جس کے باعث یہہ محجوب رہا- پس معلوم ہوا که گاہے یہ حالت ہے که عرش سے فرش تک کل اشیاء پیش نظر چنانچه عبارت ابریز و

دلائل مذکورہ فی الفتاوی سے واضح ہے اور گاہے بوجہ کمال استغراق اشیاء محجوب چنانچہ حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم   گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

ع گرچہ ہر غیبے خدا مارا نمود

کو دیکھکر مؤلف صاحب بہت پریشان ہوں گے کہ یہ تو غضب ہو گیا کہ جملہ غیوب پر اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو گئی۔ لطف انگیز تو یہہ معاملہ ہے کہ علم غیب تو اللہ تعالیٰ عنایت فرماوے اپنے حبیب پاک کو اور وہابیوں کا دل جلے بیشک بغض وعناد اور تعصب کے یہی معنی ہیں۔ **قولہ** صحیح بخاری شریف اور مسلم شریف میں سہل بن سعد سے مروی ہے کہ قیامت کے روز فرشتے بعض لوگوں کو دوزخ کی طرف لیجائیں گے اُن کو سردار دو عالم فرمائیں گے کہ میرے لوگ میرے لوگ الی **قولہ** اگر علم غیب ہوتا تو اول میرے لوگ میرے لوگ فرماکر بعد عرض دوری کیوں فرماتے اور صفحہ (۱۷) میں مولف نے یہہ آیت نقل کی ہے یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ما ذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت العلام الغیوب جس دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ پیغمبروں کو پس فرمائے گا کیا جواب دیے گئے تم فرمائیں گے نہیں علم ہے ہمکو تحقیق تو علام الغیوب ہے **اقول** جمل الجزو الاول صفحہ ۶۲۹ میں ہے فاجابوا عنہ بوجوہ الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ بتفویض الامر

کلہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لذہولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل وھو فی حال شہادتہم علی الامم فلا یکون قولھم لا علم لنا منافیا لما اثبت اللہ تعالی لھم من الشہادۃ علی الامم - جلالین میں تحت آیت انک انت علام الغیوب کے ہے ذہب عنھم علمہ لشدۃ ھول یوم القیامہ وفزعھم ثم یشہدون کما یسکتون اور جمل میں تحت ذہب عنھم علمہ کے ہے فلا یرد کیف قالوا ذلک مع انھم عالمون ماذا اجیبوا بہ فیلزم الاخبار بخلاف الواقع *

خلاصہ یہہ کہ انبیاء کہدینگے کہ ہمیں علم نہیں تو علام الغیوب ہے حالانکہ انبیاء عظام کو علم ہے اس امر کا کہ کیا جواب دیں گے اور شہادت اُن کی اپنی اپنی اُمت پر ہوگی - پس بظاہر منافاۃ معلوم ہوتی ہے کہ در صورت علم لا علم لنا کیونکر کہیں گے تو جلالین و جمل کی عبارتوں سے منافاۃ رفع ہوگئی کہ مقصود لا علم لنا سے یہ نہیں ہے کہ ہمیں علم نہیں بلکہ اظہار تشکی و التجا الی اللہ و تفویض الامور الی اللہ مقصود ہے یعنے کل اُمور یا اللہ تیری طرف سونپ دئے ہیں اور التجا و تشکی سب تیری طرف ہے اس سے نفی علم مقصود نہیں پس منافاۃ نہ ہوئی اور دوسری توجیہ یہہ ہے اگرچہ انبیاء کو علم جواب ہوگا مگر بسبب شدت ہول قیامت و فکر اُمت ذہول علم ہوجائے گا پھر رفع ہول کے بعد علم آجائے گا تو وہ برابر جواب و شہادت دینگے پس منافاۃ اُٹھ گئی - یہہ خلاصہ ہے اُس کا جو جمل

وجلالین میں لکھا ہے۔ پس اسی پر خیال کر لینا چاہئے کہ آپ پہچان کر فرمائیں گے
کہ میرے لوگ میرے لوگ اور بسبب فکر اُمت علم آن کے امر محدث کا جاتا رہیگا
من بعد فرشتے اطلاع دیں گے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد یہ امر محدث کیا
پس آپ کو خیال آجائے گا کہ واقعی ان لوگوں نے فلاں فلاں امر محدث کیا ہے
تو فرمائیں گے سحقاً سحقاً یعنے دور ہو دور ہو اور یہ اس لئے کہ اعمال اُمت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کس نے
امر حسن کیا اور کس نے امر محدث کیا چنانچہ باقوال فقہا و حدیث شریف عرض
اعمال اُمت ثابت و متحقق ہے کما مر اور ذہول علم بسبب فکر اُمت متصور
لہذا صورت تطبیق اُسی طرح کیجائے گی جس طرح صاحب جلالین و جمل
نے تحریر کی پس آیت مذکورہ اور حدیث شریف عدم علم غیب کی دلیل
نہیں ہوسکتی۔ دیکھئے شب قدر ایک مرتبہ آپ کو معلوم کرائی گئی پھر آپ
بھول گئے یا نماز میں گاہے سہو ہوگیا تو یہ سہو و نسیان ہے یہ لازم نہیں
آتا کہ آپ کو علم نہ تھا بیشک علم ہے مگر کسی عارضہ کے باعث خیال نہ رہا
اب کیا خیال نہ رہنے کے باعث کوئی دانشمند کہسکتا ہے کہ آپ کو علم ہی
نہ تھا ہرگز نہیں ہاں وہابیوں سے بعید نہیں جسطرح اُن کا دل چاہے
وہ گستاخی و بے ادبی کیا کریں واللہ یشھد انھم لکاذبون ہمیں اُنسے
کچھ سروکار نہیں وہ خود اپنے کئے کی سزا پائیں گے **قولہ** نظرت الی
بلاد اللہ جمعا۔ بخرد لۃ علی حکم اتصال مولوی صاحب کی تاویل
کو ملاحظہ فرماؤ کہ اصل مطلب شعر کا صاف ہے کہ مقابل دولت وصل الٰہی

تمام دنیا کوئی چیز نہیں برابر درست ہے مگر مولوی صاحب نے اپنے عطا کے لفظ کے لحاظ سے یہہ حاصل مطلب نکالا جو مضحکہ طفلاں ہے شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا کہ میں اپنے لفظ عطا الخ **اقول** مولوی یسین صاحب نے شعر کا مطلب جو تحریر کیا بہت درست ہے معنی حقیقی اُس کے یہی ہیں کہ تمام بلاد اللہ کو میں نے بحیثیت اجماع نظر کیا یعنے دیکھا تو دولت وصل الٰہی کے مقابلہ میں دانہ رائی کے مثل پایا صاف تبادر یہی معنی ہیں کہ بلاد اللہ کو تمام دیکھ بھال لیا اور صریح یہی مفہوم ہے لیکن آپ تعصب و جہالت و عداوت سے اس صریح مفہوم کو تاویل کہتے ہیں اور لطف یہہ ہے کہ مضحکہ طفلاں فرماتے ہیں سبحان اللہ۔ حضرت من الفاظ سے جو مفہوم تبادر ہوتا ہے اُس کو تاویل کہنا مضحکہ طفلاں و بازیچہ کودکاں ہے ذرا کتب اُصول سے تعریف کر کے یہاں تاویل تو ثابت کیجئے اُسوقت آپ کے علم کا اندازہ ہوسکتا ہے اور مولف کا یہ فقرہ (شاید مولوی صاحب اپنے ذہن میں تصور فرمایا) نہایت ہی طرب انگیز ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی انگریز یا کرسٹان اُردو بول رہا ہے۔ آپ نے تو خوب ہی اردو کی مٹی پلید کی (تصور فرمایا) متعدی ہے اسلئے لفظ (نے) علامت فاعل تحریر کرنا ضروری ہے۔ خدا را لکھنؤ کا نام بدنام نہ کیجئے صحیح ایسا لکھئے (شاید مولوی صاحب نے اپنے ذہن میں تصور فرمایا) چونکہ آپکو اولیاء اللہ سے سخت عداوت ہے اسلئے یہ شعر دیکھکر آپ پریشان ہوئے کہ جب جناب غوث پاک نے تمام عالم کا معائنہ کر لیا تو اب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کیا پوچھنا ہے - پس فضول تقریر سے ٹالا یہ نہ سمجھے
کہ حیدر آباد میں اہل علم موجود ہیں آپ کی عدم لیاقت پر صاد کر دینگے
اپنے گوش سے پنبہ غفلت نکالکر ملاحظہ کیجئے کتاب ابریز مطبوعہ مصر میں
لکھا ہے ولقد رأیت ولیا بلغ مقاما عظیما وھو انہ یشاھد
المخلوقات الناطقۃ والصامتۃ والوحوش والحشرات والسموات
ونجومھا والارضین ومافیھا وکرۃ العالم باسرھا تستمدمنہ و
یسمع اصواتھا وکلامھا فی لحظۃ واحدۃ الخ تحقیق دیکھا میں نے
ایک ولی کو کہ پہنچگیا بڑے مقام پر کہ وہاں سے کل مخلوقات ناطقہ
وصامتہ ووحوش وحشرات اور آسمانوں اور تاروں اور تمام زمینوں
ومافیہا کو دیکھتا ہے اور کرہ عالم کا معائنہ کرتا ہے اور سب کی آواز
وکلام ایک لحظہ میں سنتا ہے ملاحظہ ہو کہ ولی مذکور میں یہ قوت تھی
کہ جمیع کرہ عالم پیش نظر تھا پس اگر حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی
جو نہایت اعلی مقام پر پہنچے ہوئے ہیں اُن کیلئے مشاہدہ عالم ثابت
ہو تو کیا عجب ہے اللہ تعالی اپنے خاص بندوں کو نعمت غیر مترقبہ
سے باریاب کرتا ہے مرقاۃ جلد (۲) صفحہ میں ملا علی قاری نقلا
عن القاضی فرماتے ہیں وذلک ان النفوس الزکیۃ القدسیۃ
اذا تجردت عن العلایق البدنیۃ عرجت و اتصلت بالملاء
الاعلی ولم یبق لھا حجاب فتری الکل کالمشاھد بنفسھا
و باخبار الملک لھا وفیہ سر یطلع من تیسر لہ ملا علی قاری نے

یہ عبارت تحت حدیث صلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم کے تحریر کی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جہاں سے درود شریف مجھ پر بھیجو گے مجھ کو پہنچے گا یہہ اسواسطے کہ نفوس زکیہ قدسیہ جبکہ مجرد اور خالی ہوجاتی ہیں علایق بدنیہ سے تو عروج کر کے ملاء اعلی فرشتوں سے ملجاتی ہیں اُن کیلئے کوئی حجاب باقی نہیں رہتا کل کا مشاہدہ کرتے ہیں جسطرح اپنی ذات کا مشاہدہ ہوتا ہے یا ساتھ اخبار ملک کے جانتے ہیں اور اس میں ایک بھید ہے جس کو میسر اور آسان ہو وہی واقف ہے۔ یہی ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۵۲ میں تحریر کرتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زوایۃ من زوایا قلب العارف ما احس بہ حضرت مولانا جامی قدس سرہٗ نفحات الانس فی حضرات القدس کے صفحہ ۳۹۴ میں فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ می فرمودند کہ حضرت عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر ایں طایفہ چوں سفرہ ایست و مامیگوئیم کہ چوں روئے ناخن است ہیچ از نظر ایشاں غایب نیست: یعنے حضرت بہاؤ الدین نقشبند فرماتے ہیں کہ حضرت عزیزان رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ کی نظر میں زمین مثل ایک سفرہ کے ہے اور میں کہتا ہوں کہ مثل روئے ناخن کے ہے کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔ شرح عین العلم جلد ا صفحہ ۱۲ میں ہے۔ فی روایۃ الطبرانی وابو نعیم عن الحارث بن مالک الانصاری قال مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کیف اصبحت یا حارث

قلت اصبحت مومنا حقا فقال انظر ما تقول فان لکل شیئ حقیقۃ فما حقیقۃ ایمانک قلت قد عرفت نفسی عن الدنیا و اسہرت لذٰلک لیلی و اظمأت نہاری وکانی انظر الی عرش ربی بارزا وکانی انظر الی اہل الجنۃ یتزاورن فیہا وکانی انظر الی اہل النار یتضاغون وفی روایۃ یتعادون فقال یا حارث عرفت فالزم وفی روایۃ ابن عساکر قال لہ علیہ السلام وانت امرء نور اللّٰہ قلبہ فالزم۔ اور حارث بن مالک الانصاری کہتے ہیں کہ گذرا میں ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ نے فرمایا اے حارث کیونکر صبح کی تو نے میں نے کہا صبح کی میں نے اس حال میں کو سچا ایماندار ہوں پس فرمایا آپ نے کہ دیکھ کیا کہتا ہے تحقیق ہر شی کیلئے حقیقت ہے پس کیا حقیقت ہے تیرے ایمان کی میں نے کہا تحقیق پہچان لیا میں نے اپنے نفس کو دنیا سے اور رات میں آنکھ کو بیدار رکھا اور پیاسا رہا میں دن میں اور گویا کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اپنے پروردگار کے عرش کو ظاہر یعنے کھلم کھلا اور تحقیق میں دیکھتا ہوں اہل جنت کی طرف کہ وہ زیارت کر رہے ہیں اور دیکھ رہا ہوں طرف اہل جہنم کے کہ وہ شور کر رہے ہیں اور چلا رہے ہیں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ تو ایک مرد ہے کہ منور کر دیا اللہ تعالیٰ نے تیرے قلب کو پس لازم کر اس قسم کی اگر دس پانچ روائتیں اور تحریر کر دیجائیں تو معلوم نہیں مؤلف صاحب کا کیا حال ہوگا۔ چشم حق بیں چاہیے بغض و عناد کا کوئی علاج نہیں اور یہ جو مؤلف نے صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں تحریر کیا ہے کہ الحاصل بعد نماز مفروضہ

کے انحراف قبلہ سے اور تعین سمت مزار کسی اور ولی سے کرنا اور کسی قدر
قدم ساتھ ہیئت نماز گزارنے والے تعظیم کرنے والے کے اُس طرف جانا
اور تذلل وخشوع تمام کرنا ہرگز درست نہیں بلکہ بعض علماء نے اس کو کفر
وشرک بتایا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ بہجۃ الاسرار نہایت معتبر کتاب ہے
اُس میں جواز ضرب الاقدام الی العراق مذکور ہے اور شیخ عبدالحق محدث
دھلوی حنفی قادری اخبار الاخیار کے صفحہ ۲۳ میں جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ
کے حالات شریفیہ میں تحریر فرماتے ہیں فرمود رضی اللہ عنہ ہر کہ استعانت
کند بمن در کربتے کشف کردہ شود آں کربت ازوے و ہر کہ منادی کند بنام
من در شدتے کشادہ شود آں شدت ازوے و ہر کہ توسل کند بمن بسوئے خدا
در حاجتے قضا کردہ شود آنحاجت مراورا وفرمود کسیکہ دو رکعت نماز بگزارد
بخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بعد ازاں درود بفر
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام وبخواند آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم را
بعد ازاں یازدہ گام بجانب عراق برود و نام مرا گیرد و حاجت خود را از درگاہ
خداوندی بخواند حق تعالی آں حاجت او قضا گرداند۔ شیخ محدث دھلوی
کی عبارت سے واضح ہے کہ ضرب الاقدام الی العراق جائز اور باعث
قضائے حاجت ہے اور جامع علوم ظاہری و باطنی حضرت مولانا محمد باقر
آگاہ صاحب نے تو منکر دوگانہ قادریہ کا رد بخوبی کیا ہے اور ایک رسالہ
اُس میں تحریر کیا ہے اُس کی عبارت بقدر ضرورت تحریر کیجاتی ہے۔
اُس رسالہ کا نام رد منکر دوگانہ قادریہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

عظما، علما، اعلام وکبرا، اولیا، عظام که ارکان اسلام واقطاب شرع عالی مقام اند اتفاق کرده اند بریں که حضرت سید الاصفیا وامام العلمای جناب قطب الاقطاب سید ابو محمد محی الدین عبد القادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاه در اقامت شعائر شریعت والتزام احکام کتاب وسنت چنداں مبالغه داشتند وهر صاحب حال که اندک فتور در تتبع شریعت باهر النور دریافت می فرمودند بتادیبش همت می گماشتند که مزید بر آں متصور نبود فرموده اند- ترجمه آں ارشاد اینکه اگر کسے دو رکعت بگزارد ودر هر رکعت بعد سورهٔ فاتحه سورهٔ اخلاص یازده بار بخواند وبعد سلام درود خواند ویازده قدم جانب بغداد برود وبنام من توسل کرده عرض حاجت نماید البته حاجت او برآید ذکره الامام الحافظ العلامة العارف الشیخ نور الدین الشطنوفی فی بهجة الاسرار والشیخ الامام الفقیه المحدث العارف الجامع الشیخ عبد الله الیافعی فی خلاصة المفاخر و الشیخ الامام الحافظ العلامة الشیخ مجد الدین الشیرازی فی روض الناظر والشیخ الامام المقدم شیخ الاسلام الشیخ محمد بن سعید الترجانی فی نزهة الخواطر والشیخ الامام العلامة الشیخ شهاب الدین

القسطلانی فی روض الزاہر و الشیخ الامام العارف الربانی و العلامۃ الحقانی
الشیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر فی انوار الناظر و الشیخ العارف بحر المعارف السید
عبدالقادر العیدروس فی الدر الفاخر وغیرہ من المشائخ و العلماء قدس اللہ اسرارہم
الحاصل ایں دوگانہ نماز و مشی یازدہ قدم بجانب عراق مشہور مشائخ و علمائے
آفاق است تاحال کسی بریں عمل مبارک حرف نہ نہادہ دریں روزہا کاغذ
بر اختلالے از جاہل مجہول رسیدہ کہ عبارتش بغایت رکیک و ابتر و معنیش
ازاں پوچ تر بلکہ بکفر قریب تر است کہ منع دوگانہ قادریہ و منع یازدہ گام بجانب
عراق میکند بنا بر ایں رد آں واجب باشد تا جاہل دیگر اقدام کند انتہی ملخصاً
الی آخرہ ٭ خلاصہ یہہ کہ بڑے بڑے علماء و نہایت ذی عظمت اولیاء کبار
جو ارکان دین مبین و اقطاب شرع متین ہیں اس امر پر اتفاق کئے ہیں کہ
حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالی عنہ اقامت شریعت و التزام احکام سنت
میں اسقدر مبالغہ رکھتے تھے کہ جہاں کسی صاحب حال کو من وجہ خلاف شرع
کرتے دیکھا فوراً اُس کی تادیب کی اور ایسی کمرہمت باندھتے تھے کہ اُس سے
زیادہ متصور نہیں خود حضرت غوث پاک کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص دو رکعت
نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص گیارہ بار
پڑھے اور بعد سلام درود شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھے پھر
گیارہ قدم بسمت بغداد چلے اور میرے نام کو وسیلہ کرکے خدائے تعالی
سے عرض حاجت کرے البتہ اُس کی حاجت برآوے گی چنانچہ عارف
نور الدین نے بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے اور شیخ عارف فقیہ محدث عبداللہ

الیافعی نے خلاصۃ المفاخر میں اور شیخ امام حافظ علامہ مجدوالدین تیزازی نے کتاب روض الناظر میں اور شیخ الاسلام محمد بن سعید زنجانی نے کتاب نزہتہ الخواطر میں اور شیخ امام علامہ شہاب الدین قسطلانی فی الروض الزاہر میں اور شیخ امام عارف ربانی شیخ ابوبکر عبداللہ بن نصر نے کتاب انوارالناظر میں اور شیخ بحر المعارف عبدالقادر عیدروس نے کتاب درالفاخر میں تحریر فرمایا ہے، اور علاوہ ان حضرات کے بہت مشایخ وعلمائے کبار نے اپنی اپنی کتابوں میں اس کو تحریر کیا ہے پس یہہ دوگانہ قادریہ وضرب الاقدام الی العراق مشہور مشایخ وعلمائے آفاق سے ہے آج تک کسی نے اس عمل مبارک کا انکار نہ کیا مگر اس زمانہ میں بعض جاہل ومجہول الحال کیجانب سے کاغذ پر اختلال پہنچا کہ اُسکی عبارت نہایت گیگٹ اور اُس کے معنی تو اس سے بدتر بلکہ قریب بکفر ہیں کہ دوگانہ قادریہ ویازدہ قدم بجانب عراق کو منع کرتا ہے بنابرایں اُس کا رد واجب ہے تاکہ کوئی دوسرا جاہل اُس کا اقدام نہ کرے اور قلائد الجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مؤلفہ قاضی القضاۃ بحیرالدین عبدالرحمن العلیمی صفحہ ۳۵ میں ہے خلاصہ اُس کا نقل کیا جاتا ہے کہ شیخ علی الخباز فرماتے ہیں کہ میں نے سنا شیخ ابوالقاسم عمر سے اور انھوں نے سنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص بوقت حاجت دو رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے اور بعد سلام درود شریف پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور گیارہ قدم بسمت عراق چلے اور میرا نام لیکر

وسیلہ گردانے تو خداوند تعالی اُس کی حاجت پوری کرے گا۔ صاحب کتاب
کہتے ہیں اس عمل کا کئی بار تجربہ ہوا ہے اور کتاب انہار المفاخر فی مناقب الشیخ
عبدالقادر جیلانی مؤلفہ مولانا محمد غوث صاحب کے صفحہ (۲۳۰) میں ہے
در مناقب غوثیہ نوشتہ است کہ ایں نماز را صلوٰۃ الاسرار میگویند واز ملفوظ
غیاثی نقل کردہ است کہ مسمی است بہ صلوٰۃ الحاجت وگام یازدہم بجانب
عراق زدہ ایں بخواند یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ از دعوات عظیمہ واسرار
فخیمہ ودر قضائے حوائج از مجربات ومعمولات شیوخ سلسلہ قادریہ است
اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دھلوی اپنے رسالہ انتباہ فی سلاسل الاولیاء
میں فرماتے ہیں بدانکہ دوگانہ قادریہ از معمولات شیوخ قادریہ است ودر قضائے
حوائج تریاق مجرب است اور شیخ عبدالحق محدث دھلوی نے زاد المتقین
میں لکھا ہے۔ وقتی سخن در دوگانہ قادریہ کہ مسمی بہ صلوٰۃ الاسرار ومتعارف
ایں سلسلہ عالی مقدار است افتاد فرمودند کہ شیخ عبدالوہاب خود ایں دوگانہ
عالیہ رانمی گزارند وشیخ محمد بکری نیز انتساب بایں سلسلہ عالیہ داشتند وبدان
قائل نمودند فقیر عرض کرد کہ ذکر ایں دوگانہ عالیہ در بہجۃ الاسرار کردہ است
پس بہجۃ الاسرار طلبیدند فقیر نقل از انجا برآورد۔ فرمود مگر نقل بایشاں
نرسیدہ باشد۔ اس عبارت سے واضح ہوگیا کہ شیخ عبدالحق محدث دھلوی
کے نزدیک بہجۃ الاسرار مسلم الثبوت ہے اور اُس میں جو دوگانہ عالیہ کا ذکر
ہے وہ بھی جائز ہے پس قول الحاق مولف صاحب کا باطل ہوا اور بکثرت
کتابیں در بارۂ جواز ضرب الاقدام الی العراق موجود ہیں اگر کل کی عبارتیں

پیش کیجائیں تو باعث طوالت ہے لہذا کتب مرقومہ بالا پر اکتفا کیا گیا اور شیخ عبد الحق محدث دھلوی کا تسلیم کرنا استدلال عظیم ہے بناءً علیہ بعض حضرات قادریہ اس پر عمل کرتے ہیں اس میں کسی نوع کا شرک وکفر نہیں اور یہہ دعوی کہ بہجۃ الاسرار میں بعض فسقانے الحاق کر دیا ہے محض بے دلیل ہے اور قول بعض فسقا ہے ہرگز قابل سماعت نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ حدیث من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد کے یہہ معنی ہیں کہ جو اعمال قبیحہ ایجاد کئے جائیں وہ منع ہیں اور جو اعمال حسنہ ہوں وہ ہرگز مصداق حدیث وخلاف شرع نہیں اگر آپ کو یہہ بات پسند نہ آئے تو ازراہ عنایت قول الجمیل مولفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دھلوی کا مطالعہ کیجئے اور جسقدر اعمال واشغال انھوں نے نقل فرمایا ہے سب کو احادیث صحیحہ سے ثابت کیجئے درصورت عدم ثبوت از احادیث کیا آپ شاہ صاحب کو مصداق حدیث ٹھہراتے ہیں نعوذ باللہ من ذلک یاد رکھئے جو توجیہ آپ اُن اشغال واوراد مخصوصہ کے بیان کریں گے وہی عمل مذکور کے ثبوت میں کافی ہے۔ آپ نے انحراف قبلہ جو تحریر فرمایا ہے اس سے کیا غرض ہے۔ اگر یہہ مقصد ہے کہ یہہ لوگ بحیثیت انکار قبلہ سے منہ پھیرتے ہیں تو محض غلط ہے کیونکہ یہہ حضرات تو پھر جب نماز کا وقت آتا ہے تو رُخ قبلہ کی طرف کرتے ہیں اور بکمال خشوع وخضوع نماز پڑھتے ہیں۔ اگر انکار تھا تو پھر یہہ قبلہ کی طرف کیوں جھکتے اور اگر صرف قبلہ سے منہ پھیرنا مراد ہے تو باین معنی آپ اور آپ کے لوگ ہر روز

بعد ہر نماز کے قبلہ سے منحرف ہوتے ہیں۔ مثلاً نماز پڑھکے گھر کی طرف چلے
تو پشت قبلہ کی طرف ہوگئی پس پوری طور سے قبلہ سے منحرف ہوگئے پس سمت
عراق متوجہ ہونے سے پشت قبلہ کی طرف نہیں ہوتی مگر تم لوگ تو قبلہ کی
طرف پشت کر کے اچھی طرح منحرف ہوگئے اور یہہ جو لکھا ہے کہ یہہ غیر خدا
کی عبادت ہے لہذا کفر ہے محض غلط ہے کیونکہ مشی بالاقدام مشابہت صلوٰۃ
کو مانع ہے۔ جب کوئی سمت عراق چند قدم چلا تو صاف معلوم ہوگیا کہ یہہ
شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے کیونکہ بچہ بچہ بھی جانتا ہے کہ بھلا کوئی نماز میں
بھی چلتا ہے۔ پس مشابہت کافور ہوگئی۔ فقہ اکبر ملاحظہ کیجیے کہ جب تک
دلیل قطعی نہو کسی مسلمان کو کافر نہ کہنا چاہیے اب فرمائیے کہ کفر کس پر پلٹا۔ مصرع
افسوس چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ اور نفس قیام خاص عبادت
خدا نہیں بلکہ سوائے خداوند تعالی کے تعظیماً قیام اوروں کیلئے بھی آیا ہے
کتب حدیث کا مطالعہ کیجیے یہاں طول دینا ضرور نہیں **قولہ** صفحہ (۲۱)
اور بہت جگہ اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے قولہ تعالی و ممن حولکم
من الاعراب منافقون و من اہل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم
نحن نعلمہم **اقول** مولف کی یہہ غرض ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت صلعم کو
فرماتا ہے کہ آپ منافقوں کو نہیں جانتے ہیں ہم جانتے ہیں اس سے
عدم علم غیب کا ثبوت ہوگیا یہہ آیت سورہ براءت میں ہے اور اس کے
پیشتر یہہ آیت لتعرفنہم جو سورہ محمد میں ہے نازل ہوئی چنانچہ تفسیر اتقان
بحث ترتیب نزول سورہ میں یہہ امر ہے کہ سورہ محمد جس کو سورہ قتال بھی

کہتے ہیں پہلے نازل ہوئی اور سورہ برات بعد نازل ہوئی اور جب یہہ متحقق
ہوچکا کہ آیت لتعرفنھم پہلے ہے آیت لا تعلمھم ونحن نعلمھم سے تو مولف
صاحب کے استدلال کا بطلان واضح ہوگیا۔ جمل کی جلد رابع میں ہے
معنی الآیۃ وانک یا محمد لتعرض المنافقین فیما یعرضون بہ من القول
من تھجین امرک وامر المسلمین وتقبیحہ والاستھزاء بہ فکان بعد ھذا
الآیۃ یتکلم منافق عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا عرفہ بقولہ
ویستدل بفحوائے کلامہ علی فساد باطنہ ونفاقہ اس سے ظاہر ہے
کہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے کہ اے محمد تم منافقین کا اصول باطنی اُن کے
فحوائے کلام وغیرہ سے پہچان لیتے ہو دیکھے آیت لا تعلمھم نحن نعلمھم
کے نازل ہونیکے پیشتر ہی خود خدائے تعالی فرماتا ہے کہ تم اُن کے لحن قول
اور مقتضائے کلام استہزا وغیرہ سے حال منافق جانتے ہو۔ اس سے
معلوم ہوا کہ آیت لا تعلمھم کے پہلے ہی آنحضرت کو علم منافقین تھا من بعد
آیت لا تعلمھم نازل ہوئی اب اگر کوئی کہے کہ باوجود علم لا تعلمھم کیوں اللہ تعالی
نے فرمایا پس وجہ مطابقت یہہ ہے کہ پہلے آپ کو علم منافقین اُن کے
فحوائے کلام ولحن قول سے تھا کہ آپ اُن کے انداز کلام اور طرز مرام سے
پہچان لیا کرتے تھے گویا اس طریق سے علم حاصل تھا اور طریق آخر وحی الہی
سے نہ تھا پس ثبوت علم من وجہ اور عدم اُس کا بطریق آخر دونوں کا اجتماع
ہوسکتا ہے اسی نظر سے اللہ تعالی نے دونوں باتیں بیان کردیں کہ یا رسول اللہ
آپ منافقوں کو جانتے اور اُن کے فحوائے کلام وغیرہ سے پہچانتے ہیں

اور پھر نفی علم بالوحی کو آیت لاتعلمہم نحن نعلمہم سے بیان کر دیا پس آیت
لاتعلمہم دلیل عدم علم غیب کی ہرگز نہوئی کما لایخفی علی اہل العلم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقوں کے حال کی برابر خبر تھی۔ عینی شرح بخاری
جلد رابع صفحہ (۲۲۱) میں ہے۔ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال خطب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فقال اخرج یا فلان انک منافق اخرج یا فلان انک
منافق فاخرج من المسجد ناسا منہم فضحہم اور شرح شفا ملا علی قاری جلد اول صفحہ (۲۴۱)
میں ہے قال ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کان المنافقون من الرجال
ثلثمائۃ من النساء مائۃ وسبعین مردوں میں سے منافق تین سو تھے
اور عورتوں میں سے ایک سو ستر تھے اور عینی شرح بخاری کی وہ عبارت
پہلے ہم نے نقل کر دی جس کا خلاصہ یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حضرت حذیفہؓ کو احوال منافقین سے خبر کر دی تھی حضرت عمرؓ کا یہہ حال
تھا کہ اگر حضرت حذیفہ رض نماز جنازہ کسی کی پڑھتے تو آپ اُس
کا اتباع کرتے اگر وہ نہ پڑھتے تو آپ بھی نہ پڑھتے اور علامہ
ملا علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی جلد خامس صفحہ ۶۱۸ میں فرمایا۔
(اولیس فیکم صاحب السر) ای صاحب السر النبی صلے اللہ علیہ وسلم
(الذی لایعلمہ) ای ذلک السر (غیرہ) ای غیر حذیفۃ من تلک
الاسرار اسرار المنافقین وانسابھم اسرّ بہا اللہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کما دل حدیثہ الخ اس سے بھی واضح ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اور بعض اصحاب کو علم احوال منافقین تھا پس تعرفہم

میں معرفت احوال منافقین اور وجہ سے ہے اور لا تعلمہم میں نفی دوسری
طرح سے بیان کرنا ضروری ہوا اور اگر تسلیم کیا جائے کہ آیۂ لا تعلمہم نحن
نعلمہم پہلے نازل ہوئی اور آیت لتعرفنہم اس کے بعد نازل ہوئی جیسا کہ
بعض کتب تفسیر سے مفہوم ہوتا ہے تب بھی ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ
آپ پہلے بذریعۂ حصول علم ما کان و ما یکون احوال منافقین اجمالاً معلوم
ہی کر چکے تھے اور بذریعۂ لحن قول و فحوائے کلام بھی جان لیا کرتے تھے
پس اس طریق سے حصول علم احول منافقین تھا پس آیت لا تعلمہم
سے نفی علم تفصیلی بہ تعلیم الٰہی کی ہے نہ کہ نفی علم من کل الوجوہ ہے پھر آیۂ
لتعرفنہم سے خدائے تعالی نے اُسی علم احوال منافقین کو جو آنحضرت صلعم
کو پیشتر حاصل تھا بیان کر دیا کہ آپ تو فحوائے کلام و طرز لحن سے منافقین
کو پہچانتے ہیں پس اس صورت میں بھی ثبوت علم ایک طریقہ سے ہے
اور نفی علم بطریق آخر ہے۔ لہٰذا آیت مذکورہ عدم علم غیب کی دلیل کسی
طرح نہیں ہو سکتی کما ہو الظاہر مولف صاحب نے صفحہ ۳۱ میں پھر اس
آیت کو تحریر کر دیا ہے حالانکہ پہلے کئی بار تحریر کر چکے ہیں قولہ تعالی وعندہٗ
مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو یعنے مفاتیح الغیب اللہ تعالی کے سوا کوئی
نہیں جانتا بیشک حق ہے کہ بالذات ان کا علم سوائے خدا کے اور کو نہیں
ہاں بالواسطہ علم ہو تو جائز ہے چنانچہ پہلے اس کی تحقیق گذر چکی چونکہ مولف
نے یہاں پھر لکھا ہے لہٰذا ہمیں بھی لکھنا ضرور ہوا۔ سوال یہہ ہے کہ
مفاتیح الغیب کا علم سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا اس کے کیا معنی ہیں

اگر کہتے ہو کہ بالذات کوئی نہیں جانتا اور بالواسطہ بھی کوئی نہیں جانتا
تو یہ غلط ہے کیونکہ یہ بمنزلہ سالبہ کلیہ کے ہے اس کا نقیض ایجاب
جزئی ثابت ہے یعنے آپ کہتے ہو کہ مفاتیح الغیب سوائے خدائے
تعالی کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا میں کہتا ہوں کہ مسلم شریف بخاری شریف
میں حدیث ہے اُس سے واضح ہے کہ آپ نے کل کی بات کی خبر دی ہے

عن سھل بن سعد ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین
ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللّٰہ علی یدیہ یحب اللّٰہ ورسولہ
ویحبہ اللّٰہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللّٰہ صلعم
کلھم یرجون ان یعطاھا فقال این علی بن ابی طالب قالوا ھو یا رسول اللّٰہ
یشتکی عینیہ فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم فی عینیہ فبرا حتے کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ

الحدیث متفق علیہ بروز خیبر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ کل کے روز ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دونگا کہ اُس کے ہاتھ
پر فتح ہوگی اور وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اُس کے رسول کو اور اللہ
اور اُس کا رسول اسکو دوست رکھتا ہے جب صبح ہوئی تو سب لوگ
آپ کے پاس آئے اس خیال سے کہ ہمیں دیں۔ پس فرمایا حضرت نے
کہاں حضرت علی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اُن کی آنکھیں دکھنے
آئی ہیں کہا بلاؤ اُن کو پس آئے۔ آپ نے اپنا لب مبارک اُن کی
آنکھوں میں لگایا جس سے وہ اچھے ہوگئے پس جھنڈا انہیں کو دیا

غور کا مقام ہے کہ جب کوئی کسی نوع سے مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں
تو پھر یہہ آنحضرت صلعم نے کل کی بات کی خبر کیسے دی - پس یا تو یوں کہو کہ
حدیث غلط ہے یا یوں کہو کہ آیت کا جو مطلب تراشا وہ غلط ہے دونوں
کا اجتماع نہیں ہوسکتا کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے - بخاری شریف
ومسلم شریف کی حدیث تو غلط نہیں ہوسکتی پس ثابت ہوا کہ آپ کا
تراشا ہوا مطلب سوائے خداوند تعالی کے کسی طور سے نہ بالذات
نہ بالواسطہ کوئی جانتا ہی نہیں غلط اور رد ہوگیا - اور اگر یہہ کہتے ہو کہ
آیت میں بالذات نفی علم غیب ہے اور بالواسطہ خداوند تعالی خبر و
علم غیب عنایت کرتا ہے پس میں کہتا ہوں کہ یہی مطلب ہے چنانچہ
علمائے اہل سنت نے یہی مطلب بیان کیا ہے کما مر فی النفادی

ابوداؤد میں ہے عن سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء
فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا
بھوازن علی بکرۃ ابیہم تظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین
تبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک الغنیمۃ المسلمین
غدا انشاء اللہ تعالی ÷ ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کرام چلے یہانتک کہ شام ہوگئی - پس ایک سوار نے آکر خبر دی کہ
یا رسول اللہ میں نے فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ کر دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے
اونٹوں اور مال واسباب کے ساتھ طرف حنین کے جمع ہیں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمائے کہ انشاء اللہ یہہ کل کے روز مسلمانوں کی غنیمت ہے یعنے ہمیں کل ان پر فتح ہوگی اور سب مال انکے مسلمانوں لئے غنیمت ہوجائے گا۔ یہاں بھی حضرتؐ نے کل کی خبر دی۔ ایسا ہی واقعہ جنگ بدر میں آنحضرتؐ نے بعض بعض شخص کے متعلق خبر دی ہے کہ یہہ جائے گرنے اور پچھڑنے فلاں کی ہے یعنے اس جگہہ فلاں شخص مارا جائے گا۔ چنانچہ جس طرح حضرتؐ نے ارشاد فرمایا تھا اُسی طرح ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بای ارض تموت کی خبر آپ نے دی کہ اس جگہہ یہہ شخص مریگا پھر اُسی طرح ہوا اور موطا امام مالکؒ میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے یہہ بیان کیا کہ میری زوجہ کے شکم میں لڑکی ہے اس سے واضح ہوگیا کہ ما فی الارحام کی خبر حضرت صدیق اکبر نے دی۔ پس ظاہر ہوگیا کہ اگر تسلیم کیا جائے کہ مفاتیح الغیب سوائے خداوند تعالی کے کسی نوع سے کوئی نہیں جانتا تو لازم آتا ہے کہ احادیث مذکورہ غلط ہوجائیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل۔ یعنے احادیث مذکورہ تو باطل نہیں ہوسکتے۔ پس یہہ کہنا کہ کسی نوع سے کسی کو غیر خدا کے علم مفاتیح الغیب نہیں باطل ہوگیا وہو المطلوب شیخ عبد الحق محدث دہلوی مفاتیح الغیب کے نسبت فرماتے ہیں۔ مراد آنست بے تعلیم الٰہی بحساب عقل ہیچ کس اینہارا نداند الی قول مگر آنکہ وے تعالی از نزد خود بوحی والہام بدانند۔ یعنے ان پانچ چیزوں کو بالذات کوئی نہیں جانتا مگر وہ لوگ کہ اللہ تعالی اپنی جانب سے بذریعۂ وحی والہام اُن کو معلوم

کرائے مؤلف صاحب صفحہ (۱۳) میں یا وہ گوئی کرتے ہیں کہ مولوی صاحب کی منطق درست نہیں ہوتی وہی جو اوپر جواب دیا گیا کہ ممکن ہے کہ انکی غرض یہہ ہے کہ نقط بدانا نہ سے امکان نکلتا ہے ماشاء اللہ تعجب تو یہہ ہے کہ آپ بغیر علم منطق پڑھے منطق بولنے لگے اے جناب مقصود یہہ ہے کہ جو لوگ اس آیت وعندہ مفاتیح الغیب الخ کو عدم علم غیب رسول کیلئے دلیل لاتے ہیں اُن کی غرض یہہ ہے کہ سوائے خدا کے کسی نوع سے کوئی مفاتیح الغیب جانتا ہی نہیں تو عبارت شیخ سے اُن کی تردید ہوگئی کہ بذریعہ وحی والہام علم مفاتیح الغیب غیر خدا کو جائز ہے پس غرض وہابین باطل ہوگئی اور حصر فی الآیہ بحسب الذات رہا اور بالواسطہ غیر خدا کو ممکن وجائز رہا اور یہی علمائے اہل سنت کہتے ہیں اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ منطق درست ہوئی یا نہیں - اور تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہے ولك ان تقول ان علم هذه الخمسة وان كان لا يعلمها احد الا الله لكن يجوز ان يعلمها من يشاء من محبيه واوليائه بقرينية قوله ان الله عليم خبير اعلى ان يكون الخبير بمعنى المخبر یعنے اگرچہ ان پانچ چیزوں کا علم سوائے خدا کے کوئی جانتا نہیں مگر جائز ہے کہ خداوند تعالی اپنے دوست اور اولیاء کو معلوم کرادے کیونکہ اللہ تعالی خبیر یعنے خبر دینے والا ہے - علامہ شنوانی جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ میں فرماتے ہیں قال بعض المفسرين لا يعلم هذه الخمس علما لدنيا ذاتيا بلا واسطة الا الله فالعلم بهذه الصفة مما اختص الله تعالى بها واما بواسطة

فلا یختص بہ تعالی بعض مفسرین کہتے ہیں ان پانچ چیزوں کا علم
بالذات و بلا واسطہ صفت خاصہ باری تعالی ہے اور بالواسطہ پس
نہیں مختص ہے ساتھ اللہ تعالی کے اس سے کئی باتیں ثابت ہوئیں
اولا یہہ کہ وہابیوں کا حصر باطل ہوا کہ کسی نوع سے کوئی غیر خدا مفاتیح الغیب
کو نہیں جانتا ثانیا یہاں سے ظاہر ہو گیا کہ بالذات علم غیب خاصہ رب العزة
ہے اور بالواسطہ ہرگز خاصہ نہیں پس بذریعہ وحی والہام علم غیب انبیاء
و اولیاء کو عطا ہونا عین ہمارا ایمان ہے علامہ شیخ ابراہیم بیجوری شرح
قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں ولم یخرج صلے اللہ علیہ وسلم من الدنیا
الا بعد ان اعلمہ اللہ تعالی بھذہ الامور الخمسة یعنے نہیں تشریف
لے گئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے مگر بعد اس کے کہ معلوم کرا دیا
اللہ تعالی نے ان پانچ باتوں کو۔ اور شنوانی جمع النہایہ میں فرماتے
ہیں وھذا الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ھذا
الحصر بالنسبة للعامة للخاصة وقد ورد ان اللہ تعالی لم یخرج
النبی صلے اللہ علیہ وسلم حتے اطلعہ علی کل شیئ یعنے اس
حصر سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء کو کشف نہیں پس جواب یہہ ہے کہ
یہہ حصر بہ نسبت عام کے ہے خاص کے لحاظ سے نہیں تحقیق وارد
ہوا ہے کہ نہیں تشریف لیگئے آپ دنیا سے مگر یہہ کہ مطلع کر دیا اللہ تعالی
نے آپ کو ہر شئی پر۔ کتاب الابریز صفحہ ۱۸۵ میں ہے قلت للشیخ رضی اللہ
تعالی عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرھم اختلفوا فی النبی ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم ھل کان یعلم الخمسۃ المذکورات فی
قولہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیہ فقال کیف
امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اھل التصرف
من امتہ الشریفۃ لایمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ھذ الخمس میں نے
اپنے شیخ سے دریافت کیا علمائے ظاہر محدثین وغیرہم اختلاف کرتے
ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن پانچ چیزوں کو جو آیت میں مذکور
ہیں جانتے تھے یا نہیں پس فرمایا کہ اُنکا علم کیونکر آپ پر مخفی رہ سکتا ہے
حالانکہ آپ کی اُمت میں سے ایک اہل تصرف بغیر اُنکے نہیں ممکن ہے اُس کو
تصرف کرنا سوائے معرفت ان پانچ چیزوں کے عینی شرح بخاری
جلد اول صفحہ (۳۳۷) میں نفی خمس لایعلمہا الا اللہ کے تحت میں ہے
قال القرطبی لامطمع لاحد فی علم شیئ فی ھذہ الامور الخمسۃ بھذا
الحدیث وفسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **قول** اللہ تعالی وعندہ
مفاتح الغیب لایعلمہا الا ھو بھذہ الخمس قال ممن ادعی علم شیئ
منہا غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا اس سے
واضح ہے کہ ان پانچ چیزوں سے کسی چیز کے جاننے کا مدعی باین شرط
کاذب ہے کہ اُس کی اسناد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نکرتا
ہو پس واضح ہو گیا کہ ان اشیاء خمسہ کے اسناد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ درست ہے واضح ہو کہ اس خمس کی نسبت ایک
اور تقریر کیجاتی ہے آیت کریمہ علمک مالم تکن تعلم عند الفریقین

مسلم الثبوت ہے یعنے معلوم کرا دیا آپ کو وہ چیز جو آپ نے نہ جانی تھے اب سوال یہہ ہے کہ اُمور خمسہ تحت مالم تعلم ہے یا نہیں اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں اُمور خمس داخل ہیں تو اُس کے نقیض تعلم کے تحت میں ضرور داخل ہوں گے کیونکہ ارتفاع نقیضین محال ہے پس ثابت ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پانچ باتوں کو جانتے تھے اور اگر کہتے ہو کہ مالم تعلم میں داخل ہے تو اب علمک سے اُن کا علم ہو گیا وہو المطلوب زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ پر کل اشیاء روشن ہو گئے اور آپ نے اول سے آخر تک کا احوال بیان فرمایا اور آپ کو علم ماکان و مایکون مرحمت ہوا چنانچہ ترمذی و بخاری شریف و نسائی شریف و دیگر کتب احادیث کا حوالہ فتوی میں تحریر کیا گیا ہے جو چاہے بغور مطالعہ کرے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہر شئی کا علم آپ کو دیدیا گیا تسلیم کیا جائے تو آیت ولقد ارسلنا من قبلک رسلا منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک کے خلاف ہوتا ہے تو جواب یہہ ہے کہ ملا علی قاری مرقاۃ جلد (۱) صفحہ (۵۰) میں فرماتے ہیں وعن الامام احمد عن ابی امامة عن ابی ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدة الانبیاء قال مائة الف واربعة وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلاث مائة وخمسة عشر ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ انبیاء کی کس قدر تعداد ہے آپ نے فرمایا ایک لاکھ چوبیس ہزار اُن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں اس حدیث سے واضح

ہے کہ کل انبیاء کی مقدار آپ کو معلوم تھی اور آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ بعض کی خبر آپ کو نہیں تھی تو منافاۃ حدیث و آیت میں ہوئی اس لئے
ملا علی قاری فرماتے ہیں وہذہ الآیۃ فی قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من
قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم لم نقصص علیک لان المنفی و
ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال والنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت
متحقق بالوحی الخفی- فرماتے ہیں کہ حدیث مخالف آیت نہیں کیونکہ نفی
تفصیل کی ہے اور ثبوت علم اجمالا ہے یا نفی وحی جلی کی ہے اور ثبوت
وحی خفی سے ہے اب منافاۃ جاتی رہی آیت میں جو نفی ہو رہی ہے کہ
بعض کا قصہ ہم نے نہیں بیان کیا تو یہ معنی کہ یا تو تفصیلاً نہ بیان کیا یا یہ کہ
ساتھ وحی جلی کے نہ بیان کیا اور وحی خفی سے آپ کو معلوم ہے اور
بعض لوگ تلقیح تمر کو دلیل عدم علم غیب قرار دیتے ہیں جواب یہ ہے
شفا و شرحہ لملا علی قاری کے جلد اول صفحہ (۷۰) میں ہے رخصہ من الاطلاع
علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای مایتم بہ اصلاح الامور الدنیویۃ
والاخرویۃ واستشکل بانہ صلی اللہ علیہ وسلم وجد الانصار
یلحقون النخل فقال لو ترکتموہ فترکوہ فلم یخرج شیئا واخرج
شیصا فقال انتم اعلم بامر دنیاکم واجیب بانہ انما کان
ظنا منہ لا وحیا قال الشیخ السید محمد السنوسی ارادانہ
یحملھم علی خرق العوائد فی ذالک الی باب التوکل وماھنالک
فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنۃ

وسنتین لکفوا امر ہذہ المحنۃ انتہی ۔ ماتن نے یہہ کہا کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع جمیع مصالح دنیا و دین کے ساتھ خاص کیا شارح نے ایک اشکال تلقیح تمر کا پیش کر کے جواب اس کا شارح نے شیخ سنوسی سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرق عادت خلاف عوائد پر برانگیختہ کرنے کا اور باب توکل کی طرف منتہی ہونیکا ارادہ کیا تھا انھوں نے فرمان بھواری نہ کی اور جلدی کی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے دنیا کے کام کو تم بخوبی جانتے ہو اگر وہ سال دو سال تلقیح نہ کرتے اور ترک تلقیح میں آپ کی پیروی کرتے تو اس محنت تلقیح سے چھوٹ جاتے اس کے بعد شارح فرماتے ہیں وھو فی غایۃ اللطافۃ اور یہہ جواب نہایت ہی لطیف ہے معلوم ہوا کہ ملا علی قاری نے اس کو نہایت پسند کیا اور یہی ملا علی قاری نے شرح شفا جلد ثانی صفحہ (۳۳۸) میں ایک عبارت نقل کی ہے بخوف طوالت ہم نقل نہیں کرتے اس کا خلاصہ یہہ ہے کہ تلقیح تمر سے جو آپ نے منع فرمایا تھا اس میں آپ مصیب تھے یعنے آپ سے غلطی نہیں ہوئی تھی مگر صحابہ کرام نے جلدی کی اگر سال دو سال نقصان ثمر پر صبر کرتے تو پھل بکثرت آتے جس طرح کہ بوقت تلقیح تمر بکثرت ثمر ہوتے تھے پس حدیث مذکور دلیل عدم علم غیب نہیں ہوئی کما ھو الظاہر قولہ صفحہ ۳۰ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم متفق علیہ صحیح بخاری میں ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ تبارک و تعالی کی میں غیب نہیں جانتا ہوں کہ میرے

ساتھ اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا حالانکہ میں رسول اللہ تعالی کا ہوں
اقول مؤلف نے حدیث مذکور کو دلیل عدم علم غیب قرار دی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ خبر نہ تھی کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ
کیا معاملہ ہوگا اور جب کہ اس بات کی خبر نہیں تو بھلا علم غیب کیونکر ہوسکتا ہے
پس ظاہر ہوگیا کہ اعتقاد مؤلف کا یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
اپنے حال کی مطلق خبر نہ تھی اور پہلے ہی ترجمہ فتوی میں لکھا ہے کہ آپ کو
اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور محمد بن عبدالوہاب نجدی نے کتاب التوحید
والشرک میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حین حیات اپنے خاتمہ
کی خبر نہ تھی کہ کیسا ہوگا اور دیگر وہابیوں نے بھی اسی نجدی کا اتباع کرکے
یہی مضمون لکھا ہے ان کے نزدیک حدیث مذکور منسوخ نہیں ہے جب ہی
تو یہہ لوگ اس سے استدلال کرتے ہیں اور اس کو عدم علم غیب کی دلیل قرار
دیتے ہیں اگر منسوخ تسلیم کریں کہ یہہ پہلے کا واقعہ تھا من بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو معلوم کرادیا گیا کہ آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا چنانچہ فتوی میں
مندرج ہے کہ بخاری شریف میں ہے کہ جب آیۃ کریمہ لیغفر لک اللہ ماتقدم
من ذنبک وماتاخر نازل ہوئی اسوقت صحابہ کرام نے کہا ھنیئا لک
یارسول اللہ لقد بین اللہ ماذا یفعل بک الخ حضور کو مبارک ہو کہ
تحقیق بیان کردیا اللہ تعالی نے وہ چیز جو آپ کے ساتھ کریگا اور دوسری
آیتیں وحدیثیں فتوی میں مذکور ہوچکیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
بکلی الیقین تھا کہ میرے ساتھ نہایت عمدہ معاملہ ہوگا یہاں مکرر لکھنا کیا

ضرور ہے پس ہر گز ہر گز حدیث منسوخ کو دلیل نہ گردانیں مگر یہہ وہابی لوگ
عداوت قلبی سے مجبور ہیں بوجہ شقاوت ازلی و بغض دلی حدیث مذکور کو
منسوخ نہیں کہتے بلا نسخ اُسی پر اپنا اعتقاد رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حیات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا افسوس صد افسوس اے حضرات
اہل سنت وجماعت بغور ملاحظہ کرو کہ کیسا ان لوگوں کا پلید اعتقاد ہے کس
درجہ یہہ لوگ گستاخ ہیں الاماں الاماں تنقیص شان مصطفوی میں کوئی دقیقہ
باقی نہیں رکھا بلا سے ایمان گیا تو گیا مگر غبار تعصب تو ظاہر و نمایاں ہو گیا یہہ لوگ
بظاہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں وہ صرف چالاکی
اور عیاری اور ابلہ فریبی ہے چنانچہ مؤلف نے بھی ضمیمہ رسالہ علم غیب میں
عوام کالانعام کو فریب دینے کی غرض سے چند احادیث نقل کی ہیں کہ ہم بھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف کرتے ہیں افسوس صد افسوس اگر
آپ کا اعتقاد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت درست ہوتا تو آپ اخیر کتاب
میں کیوں کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حال کی خبر نہ تھی کہ میرے
ساتھ کیا معاملہ ہوگا آپ کا تو یہی اعتقاد ہے اور سب وہابیوں کا یہی اعتقاد
ہے جیسا کہ ہم نے اوپر تحریر کر دیا اب اگر ذرا غیرت و شرم ہے تو یہہ ثابت
کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا اور آپکو
یہہ معلوم نہ تھا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا پھر میں کہتا ہوں کہ اگر آپ
سچے ہیں تو ثابت کیجئے تا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی روح بھی خوش ہو جائے
کہ مجھ سے ثبوت نہ ہو سکا مگر پوت سپوت کچھ ہاتھ پاؤں مار رہا ہے آپ

آمادہ تو ہو جائیے پھر دیکھیے اہل حق اعنی علمائے اہل سنت وجماعت کیسی خبر لیتے ہیں اب میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالی جملہ اہل سنت وجماعت کو وہابیوں سے بچائے اور اُن کے مکروفریب وزور سے محفوظ رکھے اور ان لوگوں کو اس گستاخی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی نجات کا یقین نہ تھا) کی سزا دنیا وآخرت میں دیوے آمین یارب العالمین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ از رشحہ کلک گوہر سلک عمدۃ الافاضل مولنا مولوی ابو المعانی شیخ عبد القادر صاحب قیصر منشی وفاضل فارغ التحصیل مدرسہ نظامیہ ومصحح مجلس اشاعۃ العلوم۔

چو ایں مرجع غیب را صواب	برد وہابیہ شد لاجواب
سن ہجریش گفت قیصر چنیں	زہے ایں کلام وعجب ایں کتاب
	سنہ ۱۳۱۲ھ

غلط نامہ مرجع غیب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۴	۴	مولف صاحب لیاقت	مولف صاحب مرتبت لیاقت	۱۵	۱۸	التعلم	التعلیم	۵۸	۱۰	حیانہ	حیاتہ
"	"	ہیں	ہے	۱۷	۱۶	برگزبدہ	برگزیدہ	۵۹		حانب	جانب
"	۱۳	برد	بَرْد	۱۹	۵	الایۃ دال	الایۃ دالۃ	۷۲	۶	آتی	آتیں
۵	۱۹	فخر نظامے	فخر نظامی	۲۱	۱۱	امبار کو	انبیار کا	۷۹	۲	بھی	یہی
۶	۳	ترکیب ہوئی	ترکیب ہوئی	۲۰	۱۸	سیف	السیف	۷۷	۹	زدایۃ	ذاویۃ
۷	۴	درمیانی نحو	درمیانی بحث	۲۸	۷	قتاوں	قتاوٗں	"	۱۹	اصبحت	اصبحت
"	۸	خیر السخطا	حیز السخطا	۲۷	۵	اس	اس لئے	۷۸	۱	اصیحت	اصبحت
"	۹	تجربہ کتاب	تحریر کتاب	۳۹	۵	حضرعمر	حضرت عمر	"	۴	یتزادن	یتزاورن
"	۱۰	اپنی غلطیاں	غلطیاں	۴۰	۱۰	وتری	اتری	"	۳	کانی	کانی
"	۱۲	چرایا	چڑآیا	۴۱	۱۹	زکھی	کرر کھی	"	۴	کافی	کانی
۹	۱۹	مرجبع	مرجوح	"	۴	انسچہ	آنسچہ	۸۴	۱۹	سے	منہ
۱۰	۶	امۃ	امتہ	۴۳	۱	مزرار	مزار	۸۶	۶	عندالنبے	عندالنبی
۱۱	۵	اُس	اِس	۴۵	۳	سولھم	سوالھم	۸۷	۵	منانق	منافق
۱۲	۷	الا	الاہو	"	۱۰	ببیل	لبیل	"	۶	"	"
"	"	فی عدا	فی غد	۴۶	۳۰	یتھا	تتھا	"	۱۷	انالھم	انالھم
"	۱۴	احاطۃ	احاطہ	۵۱	۵	مالدنس	الدنیہ	۸۹	۳	سالیۃ کلیہ	سالبہ جزئیہ
۱۴	۱۴	تنتغی	تنتغی	۵۲	۶	ھوالنبے	ھوالنبی	"	۶	حبیر	خبیر
"	۱۷	الغرینۃ	القرینۃ	۵۷	۱۹	فینا النبے	فینا النبی	"	۸	علدا	عدوا
۱۵	۱	جاری	پروازی	۵۸	۲	النبے	النبی	۹۴	۱۴	[illegible]	[illegible]
								۹۷	۱۲	تنقیح	تنقیح
								۹۸	۴	فیب	غیب

ا[illegible]ع

دفتر اشاعۃ العلوم [illegible] کی کتب دینیہ طبع اور شائع ہو رہے ہیں
چنانچہ کتب مندرجہ [illegible] پر دفتر مجلس اشاعۃ العلوم واقع شبلی گنج الہ آباد [illegible]
میں ملتے ہیں اور کتبخانہ و [illegible] بازار میں بھی کتب مذکورہ موجود ہیں جن علم دوست حضرات کو
منظور ہو بر دو جگہ [illegible]

فہرست کتب [illegible] مجلس اشاعۃ العلوم مع صراحت قیمت بابتہ سنہ ۱۳۲۳ھ

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	فن	قیمت	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
[illegible]	[illegible] قدرت	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	استمداد اولیاء	۲ر	
[illegible]	[illegible] حفظہ	مولوی حفیظ اللہ خان صاحب	فضیلت حفظ قرآن	۳/۲ر	
[illegible]	بسمع الاسمع	مولوی احمد مکرم صاحب چریاکوٹی	خطبہ	۱۰ر	
۴	سرمایۂ نجات	مولوی عبد الجلیل صاحب نعمانی	فقہ	۳/۶ر	
۵	نقشۂ انوار الفرائض	مولوی فتح الدین صاحب آنبہر	فرائض	۳/۶ر	
۶	نقشہائے فقہ	مولوی عبد اللہ صاحب مولوی فاضل	فقہ	۶ر	
۷	خطبۂ میلاد النبی	مولوی سجاد مرزا بیگ صاحب	خطبہ	۳ر	
۸	العروۃ الوثقیٰ عربی	مولوی سید غلام محمد برہان الدین صاحب مجمع	میلاد شریف	۵ر	
۹	الوسیلۃ العظمیٰ عربی	ایضاً	"	۴ر	
۱۰	زاد السبیل الی دار الخلیل	مولوی سعد اللہ صاحب	مناسک حج وغیرہ	۲ر	
۱۱	مقاصد الاسلام حصہ پنجم	حضرت مولانا مولوی محمد انوار اللہ صاحب قبلہ	اخلاق	۱۲ر	
۱۲	اعظم التجوید	مولوی سلامت اللہ صاحب	تجوید	۱ر	
۱۳	سفرنامہ حرمین شریفین	مولوی محی الدین حسین صاحب وکیل	سفرنامہ حج	۳/۱۲ر	
۱۴	احسن التوضیح فی مسئلۃ التراویح	مولوی مشتاق احمد صاحب انبہٹوی	فقہ	۱/۳ر	

المعلن

حافظ محمد ولی الدین مہتمم مجلس اشاعۃ العلوم